باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر ونظر

4 رشعبان المعظم 1444ھ | مطابق 25 رفروری 2023ء | بروز ہفتہ | جلد: (۳) | شمارہ: (۴۹) | صفحات: (۸)

ہندوستانی معاشرہ لیو اِن ریلیشن شپ کو قبول نہیں کرتا، الہ آبادہائی کورٹ کا اعتراف

”آئے دن شادی کے بغیر ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کے بدترین نتائج سامنے آرہے ہیں“

پریاگ راج: 24 رفروری (عصر حاضر نیوز) لیو ان پارٹنر پر ریپ کے ملزم شخص کو ضمانت دیتے ہوئے الہ آباد ہائی کورٹ نے کہا کہ لیو ان ریلیشن شپ ٹوٹنے کے بعد عورت کے لیے تنہا رہنا مشکل ہوتا ہے۔ تاہم عدالت نے یہ بھی اعتراف کیا کہ بھارتی معاشرہ بڑے پیمانے پر ایسے رشتوں کو قابل قبول نہیں سمجھتا۔ عدالت نے کہا کہ عورت کے پاس اپنے لیو ان پارٹنر کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں بچتا، جیسا کہ موجودہ کیس میں ہوا ہے۔ جسٹس سدھارتھ کی بنچ نے یہ ریمارکس آدتیہ راج ورما کی ضمانت کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے دیے، جنہیں 24 نومبر 2022 کو اپنے ساتھی سے شادی کرنے کے وعدے سے انکار کرنے پر گرفتار کیا گیا تھا۔ یہ کیس ایک شادہ شدہ متاثرہ خاتون کا ہے۔ ورما (درخواست گزار) اس کے ساتھ گزشتہ ڈیڑھ برس سے رہ رہا تھا اور اس کے ساتھ لیو ان ریلیشن شپ کی وجہ سے خاتون حاملہ ہوگئی تھی، تاہم انہوں نے بعد میں خاتون سے شادی کرنے سے انکار کردیا، جس پر خاتون نے ورما پر ریپ کے تحت شکایت درج کی۔ خاتون نے یہ بھی الزام لگایا گیا کہ ملزم نے متاثرہ کی فحش تصاویر ان کے شوہر کو بھیجیے اور اس لیے ان کے شوہر نے خاتون کو اپنے ساتھ رکھنے سے انکار کردیا۔ دوسری جانب درخواست گزار نے کہا کہ خاتون بالغ ہے اور اپنی مرضی سے لیو ان ریلیشن شپ میں داخل ہوئی، مزید ان دونوں کے درمیان لیو ان ریلیشن شپ شروع ہوتے وقت شادی کا وعدہ نہیں ہوا تھا۔ فریقین کے دلائل سننے کے بعد عدالت نے کہا کہ یہ ایسا معاملہ ہے جہاں لیو ان ریلیشن شپ کے تباہ کن نتائج سامنے آئے ہیں۔ نتیجتاً، جرم کی نوعیت، شواہد، ملزم کے ملوث ہونے، درخواست گزار کے وکیل کی موجودگی میں زبردستی اور پولیس کی طرف سے یک طرفہ تفتیش کو مدنظر رکھتے ہوئے، عدالت ملزم کے کیس کو نظرانداز کرتے ہوئے ملزم کو ضمانت دے دی۔

سلمان رشدی کے خلاف ممبئی کے محمد علی روڈ پر احتجاج میں فائرنگ کا شکار بے قصور افراد 35 سال بعد بھی انصاف سے محروم

ممبئی، 24، فروری (ایجنسیز) جنوبی ممبئی کے مسلم اکثریتی علاقہ محمد علی روڈ پر جمعہ 24، فروری 1989 کو سلمان رشدی کی متنازع کتاب کی اشاعت کے خلاف احتجاج میں شامل بے قصوروں پر فائرنگ کے واقعہ کو 35 سال گزرجانے کے بعد بھی یہاں کے شہری اسے بھلا نہیں پائے ہیں، متاثرین انصاف سے محروم ہیں اور ذمہ دار پولیس کو ترقی دی گئی لیکن سزا نہیں ملی۔ واضح رہے کہ حال میں جیسے ہی مغربی نیویارک ریاست میں ممبئی میں پیدا ہونے والے برطانوی نژاد امریکی ناول نگار سلمان رشدی پر حملے نے دنیا کو چونکا دیا، اس واقعہ پر کئی ریٹائرڈ پولیس اہلکار اور صحافیوں نے ممبئی میں ان کے خلاف 1989 میں ہونے والے احتجاج کو یاد کیا جس نے بین الاقوامی سرخیوں میں جگہ بنائی تھی۔ 24 فروری 1989 کو جنوبی ممبئی میں کرافورڈ مارکیٹ کے قریب مظاہرین پر پولیس کی فائرنگ کے دوران کم از کم 12 افراد ہلاک ہوگئے۔ معروف اردو صحافی اور روزنامہ ہندوستان کے مدیر سرفراز آرزو ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے اس کو کوریج کیا۔ اس دن کا فائرنگ کا واقعہ ممبئی پولیس کی تاریخ کا بدترین واقعہ تھا، یہ اتفاق ہے کہ آج 2023 بھی 24 فروری کو یوم جمعہ ہے۔ تقریباً 35 سال قبل سلمان رشدی کی متنازعہ کتاب "The Satanic Verses" کے خلاف ممبئی پولیس کمشنر کے دفتر کے قریب مصروف علاقے میں ایک احتجاجی مارچ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ سرفراز آرزو نے دعویٰ کیا کہ شرکاء کا کوئی تشدد کا ارادہ نہیں تھا اور علاقے میں دکانیں اور دیگر ادارے معمول کے مطابق کھلے تھے۔ احتجاجی مارچ دوپہر تقریباً 2 بجے ناگپاڑا کے مستان تالاب سے شروع ہوا اور جے جے جنکشن کے راستے آزاد میدان کی طرف روانہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ محمد علی روڈ پر بمبئی مرکنٹائل بینک کے قریب پولیس نے مظاہرین کو روکا، انہوں نے مزید کہا کہ یہ مناسب نہیں تھا۔ پولیس نے ایک وفد کو مطالبات کی یادداشت پیش کرنے کی اجازت دی اور لوگوں کو منتشر ہونے کی ہدایت دی سہ پہر 3 بجے کے قریب، ہجوم کو منتشر کرنے کے دوران، پولیس نے فائرنگ کی جس میں 12 افراد ہلاک اور 40 زخمی ہوئے۔ اس دن کا فائرنگ کا واقعہ ممبئی پولیس کی تاریخ کا بدترین واقعہ تھا۔ مذکورہ واقعہ پر سبکدوش آئی پی ایس شیوانندن جو اُس وقت ممبئی پولیس کی اسپیشل برانچ-دوم میں ڈپٹی کمشنر آف پولیس تھے، اس بات کا اظہار کیا کہ اس وقت وی کے صراف پولیس کمشنر تھے، جبکہ ایس ایم شنگارے ایڈیشنل کمشنر آف پولیس (ایڈمن) کے طور پر امن وامان کی دیکھ بھال کررہے تھے۔ ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ روح اللہ خمینی کی طرف سے کو سلمان رشدی کو قتل کرنے کا فتویٰ جاری کرنے کے بعد مذکورہ جلوس نکالا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ آج 35 سال بعد بھی واقعہ تازہ لگتا ہے اور وہ ان۔ مناظر کو بھلا نہیں پائے ہیں۔ ایک دوسرے صحافی جاوید جمال الدین نے کہا کہ صحافت کے اپنے کریئر کے دوران وہ ان 35 سال میں کئی واقعات کے گواہ ہی، لیکن یہ اُن کا پہلا ایک سنگین تجربہ تھا۔ اُن دنوں وہ روزنامہ اردو ٹائمز میں خدمت انجام دے رہا تھا، بعد نماز جمعہ کے جنوبی ممبئی میں واقع مستان تالاب سے محمد علی روڈ ہوکر برٹش قونصلیٹ جانے والے جلوس پر کرافورڈ مارکیٹ پر ہونے والے فائرنگ اُن کی پہلی رپورٹنگ تھی۔ اس ہنگامہ کے بعد وہ مشہور جے جے اسپتال پہنچے تو وہاں کیزولٹی میں لاشیں دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے۔ اور اتنی لاشیں دیکھ کر ششدر رہ گئے کیونکہ ان نوجوانوں کو گولی پیٹھ کے اوپر ماری گئی تھی۔ ناگپاڑہ پر اردو ٹائمز دفتر پہنچ کر مرحوم ساجد رشید مدیر اردو ٹائمز کو اطلاع دی۔ اس جلوس میں شامل شرکاء پر پولیس نے محمد علی روڈ پر بے اندھادھند فائرنگ کی تھی اور ان افراد پر لوٹ مار کا بے بنیاد الزام بھی لگایا گیا تھا، حالانکہ اس کے ثبوت میں کچھ پیش نہ کرسکے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعہ کے بعد الزام تراشی کا دور شروع ہوا، لیکن کچھ نہیں ہوا، اعلیٰ پولیس افسر شنگھارے نے کہا کہ وہ مسلمانوں کی کمر توڑنے کے مقصد میں کامیاب ہوگئے۔ اس کے بعد میں مسلمانوں کا کوئی بڑا احتجاجی جلوس نہیں دیکھا گیا۔ مہاراشٹر میں۔ کانگریس کی قیادت میں شرد پوار کی حکومت تھی اور مسلمانوں میں۔ مقبول والاس سامنت وزیر داخلہ تھے، لیکن بعد میں انصاف کے لیے کچھ نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ شنگھارے نے ایک بیان میں کہا کہ اس کارروائی سے اقلیتی فرقے کی کمر توڑ دی گئی ہے اور وہ کئی سال تک وہ جلوس نہیں نکال سکیں گے۔ جاوید کا کہنا ہے کہ مسلمانوں کے اس احتجاج میں اگر مرحوم مولانا عبدالقدوس کشمیری آگے بڑھ کر بھیڑ کو قابو میں نہیں کرتے اور پولیس افسران کو روکنے کی کوشش نہیں کرتے تو مرنے والوں کی تعداد زیادہ ہوتی۔

مولانا ارشد مدنی اور وزیر داخلہ امت شاہ پٹنہ میں، سخت حفاظتی انتظامات

پٹنہ: 24 رفروری (عصر حاضر نیوز) جمعیۃ علماء ہند کے قومی صدر مولانا ارشد مدنی 25 فروری کو دارالحکومت پٹنہ کے شری کرشن میموریل ہال میں جمعیۃ کے زیر اہتمام منعقد ہو رہی جمہوریت بچاؤ کانفرنس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہونے کے لیے پہنچ رہے ہیں جس کے لیے بڑے پیمانے پر تیاری مکمل ہو چکی ہیں جبکہ 25 فروری کو ہی شری کرشن میموریل ہال کے پاس میں ہی باپو آڈیٹوریم میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سوامی سچید انند سرسوتی یادگاری تقریب میں شرکت کرینگے۔ دونوں معزز شخصیات کا ایک ہی دن پروگرام ہونے سے ضلع انتظامیہ کافی سرگرم ہے۔ حفاظتی نقطہ نظر سے تمام چوک چوراہوں پر پولس کی بڑی تعداد تعینات کئے جا رہے ہیں. اطراف کے علاقوں میں پولس چھاؤنی میں تبدیل ہوگئی ہے۔ جمعیۃ علماء بہار کے ناظم نشر و اشاعت ڈاکٹر انوار الہدی نے بتایا کہ اس اہم کانفرنس میں فرقہ پرستی اور منافرت کی خفیہ و اعلانیہ سازشوں ومنصوبوں کا ناکام بنانے کے لیے سماجی برائیوں اور ناانصافیوں کو دور کرنے اور صالح معاشرہ کی تشکیل کے لیے، اصلاح معاشرہ تحریک کو مربوط اور منظم بنانے کے لیے، سیکولرزم کی بقا اور آئین کی حفاظت اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی وقومی یکجہتی کو فروغ دینے کے لئے، نوجوانوں کو تعلیم روزگار اور معیشت کے میدان میں مثبت رہنمائی اور تعاون کے لئے اہم نکات زیر بحث آئیں گے۔ یہ اجلاس تاریخی اور معنی خیز ہوگا۔ جبکہ باپو آڈیٹوریم میں وزیر داخلہ امت شاہ کے علاوہ ریاست کے اعلیٰ بی جے پی رہنما موجود ہوں گے. بی جے پی لیڈران نے تقریب کو کامیاب بنانے کے لیے پورے بہار سے کارکنان کو بلا رہی ہے اور کارکنان آج سے پٹنہ پہنچنا شروع کر چکے ہیں. جبکہ جمعیۃ علماء کے کانفرنس میں بھی ریاست و بیرون ریاست سے لوگ پٹنہ پہنچ رہے ہیں. تو 25 رفروری کا دن پوری طرح سے گہما گہمی رہنے کا امکان ہے۔

اڈانی-ہنڈن برگ تنازعہ کی رپورٹنگ پر پابندی عائد کرنے کی عرضی سپریم کورٹ سے خارج

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے جمعہ (24 فروری) کو اس عرضی کو خارج کر دیا جس میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ میڈیا کو اڈانی-ہنڈن برگ معاملہ کی رپورٹنگ کرنے سے روکا جائے۔ چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) ڈی وائی چندر چوڑ نے کہا کہ وہ میڈیا پر پابندی نہیں لگا سکتے اور وہ اس معاملے میں صرف اپنا فیصلہ دیں گے۔ یہ عرضی ایڈوکیٹ ایل ایل شرما کی جانب سے دائر کی گئی تھی۔ قبل ازیں، سپریم کورٹ نے 17 فروری کو شارٹ سیلر ہنڈن برگ ریسرچ کی شائع شدہ رپورٹ کے بارے میں چار عرضیوں کے پیچ پر اپنا فیصلہ محفوظ رکھا تھا۔ اس میں اڈانی گروپ پر دھوکہ دہی کا الزام عائد گیا تھا۔ اس رپورٹ کے منظر عام پر آنے کے بعد اڈانی گروپ کو 100 بلین ڈالر سے زیادہ کا نقصان ہوا تھا۔ عرضی دائر کرنے والے وکیل ایل ایل شرما نے سیبی اور مرکزی وزارت داخلہ کو ہنڈن برگ ریسرچ کے بانی ناتھن اینڈرسن اور ہندوستان میں ان کے ساتھیوں کے خلاف تحقیقات اور ایف آئی آر درج کرنے کی ہدایت کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی شرما نے لسٹڈ کمپینوں سے متعلق میڈیا رپورٹس کو روکنے کے لیے ایک 'گیگ آرڈر' کا بھی مطالبہ کیا تھا۔ سی جے آئی ڈی وائی چندر چوڑ، جسٹس پی ایس نرسمہا اور جے بی پاردی والا کی بنچ اس معاملے کی سماعت کر رہی ہے۔ انہوں نے اس سے قبل 17 فروری کو سماعت کے دوران کہا تھا کہ عدالت اپنے طور پر ایک کمیٹی کا تقرر کرے گی، کیونکہ حکومت کی مہر بند کور کی تجویز کو قبول کرنے سے یہ تاثر مل سکتا ہے کہ یہ حکومت کی طرف سے مقرر کردہ کمیٹی ہے۔ اس لئے سیل بند لفافے میں دی گئی تجویز کو بھی عدالت نے مسترد کر دیا۔

ترکیہ زلزلے میں عمارتیں منہدم ہونے کے بعد 171 افراد کی گرفتاری کا وارنٹ جاری

انقرہ: 24 رفروری (ذرائع) ترکیہ کی وزارت انصاف نے ملک کے جنوب مشرق میں آنے والے زلزلے میں ہزاروں عمارتوں کے منہدم ہونے کے بعد تعمیرات کے دوران مشتبہ بدعنوانی کی تحقیقات کے ضمن میں 171 افراد کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری کئے ہیں۔ ترک میڈیا نے پہلے بھی تعمیراتی بدعنوانی میں ملوث ہونے کے شبہ میں اسی طرح کی گرفتاریوں کی اطلاع دی تھی۔ ایک رپورٹ کے مطابق ترکیہ نے تباہ کن زلزلے کے بعد حفاظتی معیارات کی خلاف ورزی کرنے کے شبہ میں عمارتوں کے ٹھیکیداروں کی تحقیقات کو وسیع کر دیا ہے۔ اس معاملہ میں وزیر داخلہ نے کہا کہ ملک نے متاثرین کے لیے رہائش کے منصوبوں کو تیز کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اب تک 564 مشتبہ افراد کی شناخت ہو چکی ہے، جن میں سے 160 افراد کو باضابطہ طور پر گرفتار کیا گیا ہے اور بہت سے لوگ ابھی بھی زیر تفتیش ہیں۔ ترکیہ میں زلزلے سے جاں بحق ہونے والے افراد کی تعداد 50 ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔ اس ہفتے کے شروع میں بھی اس علاقے میں کئی نئے زلزلے آئے، جس سے تباہی میں اضافہ ہوا۔ بدھ کے روز ایک امدادی اسکیم کا آغاز کیا اور 10 شہروں میں ملازمین اور کاروباری اداروں کو ملک کے جنوب میں آنے والے بڑے زلزلے کے مالی اثرات سے بچانے کے لئے برطرفیوں پر پابندی عائد کر دی۔ صدر اردوآن نے منگل کو کہا کہ تقریباً 865000 لوگ خیموں میں اور 23500 کنٹینر ہومز میں رہ رہے ہیں، جبکہ 376000 افراد کو طالب علموں کے ہاسٹل اور زلزلہ زدہ علاقے سے باہر پبلک گیسٹ ہاؤسز میں رکھا گیا ہے۔

فرمانِ الٰہی

اللہ ان سے مذاق (کا معاملہ) کرتا ہے اور انہیں ایسی ڈھیل دیتا ہے کہ وہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی ہے لہٰذا نہ ان کی تجارت میں نفع ہوا اور نہ انہیں صحیح راستہ نصیب ہوا۔

(سورۃ البقرۃ:۱۵۔۱۶)

اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن و اطراف

بہ تاریخ: 4 رشعبان المعظم 1444ھ
بہ مطابق 25 رفروری 2023ء بروزِ ہفتہ

نماز	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
ابتدا	5:37	12:39	4:43	6:27	7:35
انتہا	6:31	4:42	6:26	7:34	5:15

اشراق	6:53	زوال	12:29
ختم سحر	5:26	افطار	6:27

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا مذکورہ وقت کے بعد بھی کھانے سے روزہ شروع ہی نہیں ہوگا۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم سے بیان کیا عبداللہ بن محمد جعفی نے، انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا ابو عامر عقدی نے، انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا سلیمان بن بلال نے، انہوں نے عبداللہ بن دینار سے، انہوں نے روایت کیا ابو صالح سے، انہوں نے نقل کیا ابو ہریرہ ؓ سے، انہوں نے نقل فرمایا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں۔ اور حیاء (شرم) بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔ (بخاری)

علامہ قمر الدین گورکھپوری شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند کی حیدرآباد آمد

حیدرآباد: 24 رفروری (پریس نوٹ) جامعہ اسلامیہ دارالعلوم حیدرآباد کی دعوت پر آج 24 / فروری بروز جمعہ بوقت چاشت بفضل الٰہی حضرت علامہ قمر الدین صاحب گورکھپوری دامت برکاتہم شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند کی تشریف آوری ہو چکی ہے۔ حضرت علامہ ان شاءاللہ 5 / شعبان المعظم مطابق 26 / فروری بروز اتوار صبح ساڑھے نو بجے احاطۂ جامعہ میں منعقد ہونے جلسہ تکمیل حفظ قرآن مجید و درس ختم بخاری شریف میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت فرمائیں گے اور بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیں گے۔ حضرت کا قیام دارالعلوم حیدرآباد ہی میں رہے گا۔ جامعہ کے دوسرے معزز مہمان جناب مولانا محمد حذیفہ صاحب وستانوی خلف رشید خادم القرآن حضرت مولانا غلام محمد وستانوی و نائب ناظم جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا بھی کل بروز ہفتہ ان شاءاللہ تشریف لے آئیں گے اور جامعہ کی شاخ مدرسہ روضۃ العلوم ٹولی چوکی کے زیر اہتمام کل بروز ہفتہ بعد نماز عشاء ملاپ گارڈن ریتی باؤلی میں منعقد ہونے والے جلسہ تکمیل حفظ قرآن مجید و درس ختم بخاری شریف میں شرکت کریں گے اور بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیں گے اور دوسرے دن جامعہ کے جلسہ میں خطاب کریں گے۔

متوفی قدیر خان کے اہل خانہ سے اظہارِ تعزیت کے لیے جمعیۃ علماء ضلع کاماریڈی کے اراکین کی ملاقات

ضلع ایس پی میدک سے متوفی کے اہل خانہ کو 50 لاکھ روپئے ایکس گریشیاء اور سرکاری ملازمت کا مطالبہ

کاماریڈی: 24 رفروری (پریس نوٹ) سید عنایت اللہ پریس سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع میدک کی اطلاع کے مطابق تلنگانہ کے شہر میدک کے غریب مزدور نوجوان عبدالقدیر خان کو ایک سرقہ کے واردات میں صرف شبہ کی بنیاد پر میدک پولیس نے گرفتار کیا اپنی تحویل میں اقبال جرم نہ کرنے پر مبینہ پر تشدد طریقہ سے پولیس عہدیداران نے ناحق زدکوب کی، جس سے پورا جسم بالخصوص گردے منجمد ہوکر غیر کارگرد ہوگئے، پولیس نے خوب خوف و ہراساں کے بعد چھوڑ دیا، پھر زخموں کی شدت ناقابل برداشت تھی علاج کے لئے گاندھی ہاسپٹل حیدرآباد بغرضِ علاج رجوع ہوئے دوران گاندھی ہاسپٹل ہی میں جان دے دی، حضرت مولانا مفتی غیاث الدین رحمانی صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ وآندھرا و مفتی محمود زبیر قاسمی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء تلنگانہ وآندھرا کی ہدایت پر حضرت حافظ محمد فہیم الدین منیری نائب صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ وآندھرا کی قیادت میں جمعیۃ علماء ضلع کاماریڈی ومیدک کے ذمہ داران کا ایک وفد متوفی کے گھر پہنچ کر رنج وغم کا اظہار کیا، اور مرحوم کی قبر پر دعا مغفرت و ایصال ثواب کے بعد الحاج سید عظمت علی صدر جمعیۃ علماء ضلع کاماریڈی، الحاج میر فاروق علی خازن جمعیۃ علماء ضلع کاماریڈی، مفتی خواجہ شریف مظاہری صدر جمعیۃ علماء ضلع میدک، حافظ شیخ ندیم منہاجی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع میدک ضلع سپرینٹنڈنٹ آف پولیس کو یادداشت پیش کیا، حافظ سید خلیل نائب صدر، عبدالرؤف خازن جمعیۃ نے ممکنہ مالی تعاون کے بعد پسماندگان کو صبر کے ساتھ قانون کے دائرہ میں رہ کر انصاف کی لڑائی جاری رکھنے تلقین کی، اور سکریٹری ریاض الدین نے میدک پولیس کے ناحق پر تشدد حرکتوں سے فوت ہونے والے میدک قدیر خان اور ان کے اہلِ خانہ کے ساتھ انصاف کا پرزور مطالبہ کیا، نیز یہ کہا کہ ہائی کورٹ تلنگانہ کا از خود سماعت یعنی سوموٹو ایکشن لینا خوش آئند ہے۔ اس موقع پر مولانا شعیب خان، عباداللہ حمزہ اراکین جمعیۃ ضلع کاماریڈی کے علاوہ جناب افضل صاحب صدر جامع مسجد میدک اور جمعیۃ علماء ضلع میدک کے اراکین بالخصوص شمس الدین، سید غیاث، محمد التمش عمر محی الدین رکن بلدیہ میدک و دیگر موجود تھے۔

تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی کی جانب سے ”اُردو لائبریریوں کا اتحاد اور ڈیجیٹلائزیشن“ کے موضوع پر مشاورتی اجلاس کا انعقاد

حیدرآباد۔ 24 رفروری (سرفراز نیوز ایجنسی)۔ تلنگانہ ریاستی اردو اکیڈیمی کی جانب سے 23 فروری کو 4 بجے شام جناب بی۔ شفیع اللہ آئی ایف ایس سکریٹری تلنگانہ اقلیتی رہائشی تعلیمی ادارے اور انچارج ڈائرکٹر/سکریٹری تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی کی صدارت میں ”اُردو لائبریریوں کا اتحاد اور ڈیجیٹلائزیشن“ کے موضوع پر ایک مشاورتی اجلاس منعقد ہوا جس میں معروف لائبریریوں مکہ مسجد لائبریری، ادارہ ادبیات اُردو، اسٹیٹ سنٹرل لائبریری، نظامس اُردو ٹرسٹ لائبریری، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کی ایس ایچ لائبریری، حکومت کے لائبریرین، ڈگری کالج حسینی علم حیدرآباد کے لائبریرین اور دیگر محکمہ جات کے عہدیداروں نے شرکت کی۔ جناب بی۔ شفیع اللہ آئی ایف ایس نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ماضی میں یونانی، لاطینی جیسی بہت سی زبانیں معدوم ہو چکی ہیں حتیٰ کہ مغلیہ دور میں فارسی زبان بھی ناپید ہو چکی تھی۔ اردو زبان پر بھی اگر توجہ نہیں دی گئی تو ایک دو دہائیوں میں ناپید ہوسکتی ہے۔ اس لیے یہ ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی مادری زبان اردو کی حفاظت کریں۔ انہوں نے اردو زبان کے تحفظ اور اس زبان کی ترقی اور بقا کے لیے تجاویز طلب کیں۔ میٹنگ کے دوران کچھ اہم اور قیمتی تجاویز سامنے آئیں، جیسے کہ اردو لائبریریوں میں اردو کوچنگ کلاسز کا انعقاد، اردو مخطوطات کا تحفظ اور ڈیجیٹلائزیشن وغیرہ، جس کے لیے شرکاء اجلاس نے سب سے پہلے اردو کی اہم کتابوں/ رسم الخط کی شناخت کو ضروری قرار دیا اور اس بات پر اتفاق کیا کہ اس عمل کے لئے ایک لائحہ عمل تیار کیا جانا چاہیے۔ شرکاء نے رائے پیش کی کہ اردو لائبریریوں کے موثر کام کو یقینی بنانے کے لیے ان کی مالی اعانت کی جائے۔ اس اجلاس میں تلنگانہ ریاستی اردو اکیڈیمی کے افسران اور ارکان عملہ کے علاوہ تلنگانہ ریاستی اقلیتی اقامتی اسکولس سوسائٹی کے عہدیداران و ارکان عملہ نے بھی شرکت کی۔

مجلسِ صاجنرادگان شہزادہ رونق یار خان، میر نظام الدین علی خان، میر مجتبیٰ علی خان، معیز جنگ، سید برکت علی خان اور میر فیضان علی خان پھولوں کی چادر چڑھاتے ہوئے اور دعائیں مانگتے ہوئے میر عثمان علی خان، آصف جاہ سابع کی قبر پر ان کی 56 ویں برسی کے موقع پر جمعہ کو حیدرآباد کی مسجد جودی کنگ کوٹی میں۔ تصویر: اسٹائل فوٹو سروس۔

آئینۂ دکن

باخبر، پراثر، نقیبِ فکرونظر
عصرِ حاضر ای پیپر

نلسار یونیورسٹی آف لاء کے 19ویں کانووکیشن میں چیف جسٹس آف انڈیا چندر چوڑ شرکت کریں گے

حیدرآباد: 24/فروری (عصر حاضر نیوز) چیف جسٹس آف انڈیا ڈی وائی چندر چوڑ 25 فروری کو حیدرآباد میں NALSAR یونیورسٹی آف لاء کے 19ویں سالانہ کانووکیشن میں شرکت کریں گے۔ سی جے آئی چندر چوڑ اس تقریب میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے صدارت کریں گے اور افتتاحی سلور جوبلی لیکچر کم کانووکیشن خطاب کریں گے۔ تلنگانہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اجل بھویان اور NALSAR کے چانسلر کانووکیشن کی صدارت کریں گے، جب کہ وزیر قانون و انصاف، جنگلات، ماحولیات، سائنس و ٹیکنالوجی اور اوقاف کے وزیر اندرا کرن ریڈی مہمان خصوصی ہوں گے۔

حیدرآباد: پولیس اہلکار کا بروقت اقدام، دل کا دورہ پڑنے والے شخص کی جان بچ گئی، سوشل میڈیا پر جم کر تعریف

حیدرآباد: 24/فروری (عصر حاضر نیوز) راجندرنگر حدود میں ایک ٹریفک پولیس کانسٹیبل کی نیٹیزنس اور وزیر صحت ٹی ہریش راؤ نے جم کر تعریف کی اور اس کی بروقت خدمت کو سراہا۔ تفصیلات کے بموجب ایک شخص کو دل کا دورہ پڑنے پر پولیس کانسٹیبل کی بروقت جدوجہد سے اس کی جان بچ گئی۔ پولیس کانسٹیبل راج شیکھر کی سی پی آر کرتے ہوئے یہ ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئی ہے۔ سوریا ریڈی کے نام سے ایک ٹویٹر ہینڈل صارف نے اس ویڈیو کو شیئر کیا ہے جس میں کانسٹیبل کو ایک شخص کو سی پی آر کرتے ہوئے دیکھا گیا تھا جسے بے ہوشی کی حالت میں دیکھا گیا تھا۔ آس پاس کے لوگوں نے بھی کانسٹیبل کا ساتھ دیا۔ اس ویڈیو کو سائبرآباد ٹریفک پولیس اور وزیر صحت کو بھی ٹیگ کیا گیا تھا جنھوں نے بدلے میں ایک عام آدمی کی جان بچانے میں ٹی جی ای کانسٹیبل کی کوششوں کی ستائش کی ہے۔

قلب شہر موسی ندی پر 94/کروڑ کی لاگت سے دو اعلیٰ سطحی پل تعمیر کرنے کا منصوبہ

پل کے دونوں طرف پرکشش تاریخی وثقافتی عمارتوں کی ریلنگ اور لائٹنگ سسٹم کو شامل کرنے کی تجاویز

حیدرآباد۔ 24/فروری (سرفراز نیوز ایجنسی)۔ جی ایچ ایم سی کے عہدیداروں نے چادرگھاٹ اور موسیٰ رام باغ پر اعلیٰ سطحی پلوں کی تعمیر پر کام کر رہے ہیں۔ چادرگھاٹ، موسیٰ رام باغ تا عنبرپیٹ پر موجودہ نچلے درجے کے پل کی جگہ ایک نئے اوپری سطح پل کی تعمیر کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ جی ایچ ایم سی پراجکٹ ڈپارٹمنٹ کے عہدیداروں کی رہنمائی میں پل کے کاموں کے لئے تخمینہ بجٹ و پلان تیار کئے گئے۔ چادرگھاٹ پل اور موسیٰ رام باغ نچلے سطح پل مانسون کے دوران شدید بارش کی وجہ سے مکمل طور پر ڈوب گئے تھے۔ ان کے اوپر سے سیلاب کا بہاؤ جاری تھا۔ جس کی وجہ سے قریبی کالونیاں اور بستیاں مکمل طور پر زیرآب آ گئیں۔ اس کے ساتھ ہی ریاستی حکومت نے سیلاب کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے نئے پلوں کی تعمیر کو ہری جھنڈی دے دی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ پل کی اونچائی سیلاب کی سطح کے اوپر بنائی جارہی ہے۔ چادرگھاٹ پر 1890 میں بنائے گئے پل کی اونچائی پر ایک نیا پل بنانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ 94 کروڑ روپے سے تعمیر... حکومت نے چادرگھاٹ، موسیٰ رام باغ تا عنبرپیٹ نچلے درجے کے پلوں کی جگہ نئے پل بنانے کا تقریباً فیصلہ کیا ہے۔ چادرگھاٹ ہائی لیول پل کا ماڈل پر 94 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ جی ایچ ایم سی کے عہدیداروں نے بتایا کہ چادرگھاٹ ہائی لیول برج کی تعمیر 42 کروڑ روپے کی لاگت سے اور موسیٰ رام باغ پلوں کی تعمیر 52 کروڑ روپے کی لاگت سے کی جائے گی۔ اسے 15 میٹر کی بلندی پر بنایا جائے گا۔ شہر کا ورثہ ہائی لیول پل کی خاص خصوصیات.. چادرگھاٹ پر چار لائن اور ایک فٹ پاتھ کا ماڈل بنایا گیا ہے۔ پل کی چوڑائی 21 میٹر، لمبائی 220 میٹر ہے اور ایک نیا ہائی لیول پل موجودہ پل سے 9 میٹر کی اونچائی پر تعمیر کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ، موسیٰ رام باغ ٹرایفک پر زیادہ ہجوم کی وجہ سے، چھ لائن ڈیزائن کی گئی ہیں، جس کے درمیان میں ایک سنٹرل اور دونوں طرف فٹ پاتھ ہیں۔ پل زمینی سطح سے 29.5 میٹر چوڑا اور 220 میٹر لمبا ہے۔ شہر کے ورثے اور ثقافت کی عکاسی کرنے کا نمونہ کے لیے پل بنائے جائیں گے۔ عہدیداروں نے پل کے دونوں اطراف پرکشش عمارتوں کی ریلنگ اور لائٹنگ سسٹم کو تعمیر میں شامل کرنے کی تجاویز تیار کی ہیں۔ حکام نے بتایا کہ پلوں کے ڈیزائن کو اعلیٰ حکام اور عوامی نمائندوں کی طرف سے حتمی شکل دینے کے بعد کاموں کا آغاز ہوگا۔

ریاست بھر میں آوارہ کتوں کی عوام میں دہشت، ایک ہی دن میں 16 افراد پر حملے

حیدرآباد: 24/فروری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ میں آوارہ کتوں کے حملے رکنے کا نام نہیں لے رہے ہیں۔ اس سے پہلے کہ حیدرآباد کے عنبرپیٹ میں چار سالہ بچے پر کتے کے حملے کا واقعہ کے بعد سے متعدد واقعات رونما ہوئے ہیں، عنبرپیٹ واقعہ کے اگلے ہی دن چیتنیا پوری میں ایک اور چار سالہ بچے پر کتوں نے حملہ کر دیا۔ جس میں لڑکا شدید زخمی ہوگیا۔ حال ہی میں رنگاریڈی ضلع میں کتوں نے یادادری بھوانا گیری ضلع میں ایک شخص اور کھمم ضلع میں ایک لڑکے پر حملہ کیا۔ گاؤں میں حملہ کر کے 10 افراد کو زخمی کر دیا۔ یچارم گاؤں کے کوموریہ (65)، ملکیز گوڈیم کے وینکٹمما (60)، بوڈاوینکٹما (55)، گھریلو خاتون رینوکا (32)، گڈالہ نندیشور (28)، رامولما (60)، نندیوانا پرتھی گاؤں کے سدھاکر (50)، مونڈیگوریلی گاؤں کے شیامندر (26))، مہیش (36) ساکن بوڈاپل اور صائمہ (55) ساکنہ ابراہیم پٹنم زخمی ہو گئے۔ کتے نے ایک گھنٹے تک خوف و ہراس پھیلا دیا۔ جس سے مقامی لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ جس کتے پر حملہ کیا گیا اسے کچھ نوجوانوں نے پیٹ پیٹ کر مار ڈالا جنھوں نے اسے پاگل کتا بتایا۔ کتوں کے حملے میں زخمی ہونے والے چار افراد کو مقامی لوگوں نے فوراً اسپتال لے گیا۔ رنگاریڈی ضلع کے کندوکور منڈل کے تحت ایک گاؤں میں جمعرات کو کتوں نے چار لوگوں پر حملہ کیا۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ کتے کے کاٹنے پر ان کا پی ایچ سی میں علاج کیا گیا تھا۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ زخمیوں میں سری سانتھ، گڈور کے راجو (38)، راچلور کے رہنے والے چندرکانت اور ایک اور شخص شامل ہیں۔ یادادری بھوانا گیری ضلع کے اڈاگودور منڈل کے کوٹامارتھی گاؤں میں بھی آوارہ کتوں نے تباہی مچادی ہے۔ چٹالوری پولماں نامی خاتون پر ایک ساتھ دس کتوں نے حملہ کیا۔ کتوں کی زد میں آ کر وہ نیچے گر گئی، اس کی ٹانگوں اور بازوؤں پر کتوں نے کاٹ لیا، مقامی لوگوں نے اسے دیکھا اور اسے علاج کے لیے حیدرآباد لے گئے۔ دوسری جانب کھمم ضلع کے بوناکالو منڈل کے گاؤں راوینوتھلا میں بھی کتے جنگلی ہو گئے۔ بدھ کے روز، ایک سات سالہ لڑکے، تلوری نوسریسندیش، پر اسکول جاتے ہوئے دو آوارہ کتوں نے حملہ کیا۔ وہ اس پر چھلانگ لگا کر اس کے چہرے کو زخمی کر دیا۔ مقامی لوگوں نے دیکھا اور ہسپتال لے گئے۔

نارائین پیٹ کی ترقی میں نمایاں رول ادا کرنے والی شخصیات کی تہنیتی تقریب

نارائن پیٹ: 24/فروری (اسٹاف رپورٹر) نارائین پیٹ میں امریکن مسلم فیڈریشن آف انڈین یونٹ اور حیات فاونڈیشن امریکہ کے اشتراک سے ڈاکٹر محمد قطب الدین کی جانب سے نارائین پیٹ ضلع مستقر میں ایک پروقار تہنیتی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ دراصل نارائین پیٹ کو ضلع بنانے کی جدوجہد میں نمایاں رول ادا کرنے والی سیاسی اور سماجی شخصیات کے اعزاز میں اس تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ قابل غور بات یہ تھی کہ نارائین پیٹ کے تمام پارٹیوں کے سیاسی قائدین نے اپنی اپنی سیاسی وابستگی کے باوجود بلاتفریق بحیثیت نارائین پیٹھی اس تقریب میں شرکت کرتے ہوئے اتحاد کا بہترین ثبوت پیش کیا۔ اور سب نے ملکر نارائین پیٹ کی ہمہ جہت ترقی کا عزم کیا۔ اس تقریب میں مقامی رکن اسمبلی جناب ایس راجندر ریڈی نے تیقن دیا کہ وہ آئندہ تین سال میں نارائین پیٹ کا نقشہ بدل دیں گے اور نارائین پیٹ کو ترقی کی چوٹیوں پر لے جائیں گے۔ اُنہوں نے امریکہ سے آئیں آفمی کی صدر پروفیسر ثنا قطب الدین کے جذباتی خطاب سے بے حد متاثر ہونے کا انکشاف بھی کیا۔ ان سے قبل ثنا قطب الدین نے اپنے آبائی وطن سے اٹوٹ وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے اشکبار ہوگئیں اُنہوں نے لوگوں سے اپیل کہ وہ مادہ پرستی اور خودغرضی کو چھوڑ کر انسانیت کی خدمات کے لے آگے آئیں۔ جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر شریک جناب زاہد علی خان صاحب نے نارائن پیٹھ، سے اپنے دیرینہ وابستگی اور اس سے ان کے غیر معمولی تعلق کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ محبوب نگر، اور یہ علاقے، ان کے والدگرامی جناب عابد علی خان کے زمانے سے وہ واقف ہیں، اور یہاں کی علمی ثقافتی وادبی سرگرمیاں، اور یہاں کے عوام کا مخلصانہ طرز عمل ہمیشہ ان کے لئے دلی مسرت کا باعث رہا ہے یہی وجہ ہے کہ علیحدہ ضلع کی تحریک میں سیاست نے رائے عامہ کی ہمواری، اور یہاں کے عوام کی آواز کو ارباب اقتدار تک پہونچانے میں اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے نمایاں رول انجام دیا، انہوں نے ڈاکٹر قطب الدین کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ جب بھی وہ حیدرآباد میں ہوتے ہیں سیاست دفتر ضرور آتے ہیں اور جب بھی آتے ہیں ضرور کسی نہ کسی حوالہ سے نارائن پیٹھ کا تذکرہ کرکے یہاں کی سرزمین سے اپنی محبت اور تعلق کا اظہار کرتے ہیں، میری مصروفیات اور کمزوری کے باوجود انہیں وجوہات کے باعث آج میں یہاں اپنے احباب کے ساتھ موجود ہوں۔ بی جے پی کے سینئر لیڈر جناب ناگوراو ناماجی نے کہا کہ نارائین پیٹ میں بھائی چارہ امن وامان کو برقرار رکھنے میں وہ ہمشہ آگے رہے ہیں آئندہ بھی آگے رہنے کا عزم کیا۔ پروگرام کے آگنائزر ماہر نفسیات، ڈاکٹر قطب الدین نے اپنے منفرد انداز یعنی اُچھلتے کودتے ہوئے نارائین پیٹ کے ضلع بننے پر مسرت کا اظہار کیا۔ انہوں نے نارائین پیٹ سے اپنے لگاو والفت کا اظہار کرتے ہوئے کہا وہ ہیں امریکہ میں لیکن اُن کے دل سے آنے والی ہر صدا نارائین پیٹ نارائین پیٹ کہتی ہے۔ انہوں نے اُمید ظاہر کی کہ نارائین پیٹ مستقبل میں اور ترقی کے منازل طئے کریگا۔ اس تقاریب میں صدرنشین بلدیہ انوشا چندراکانت کے بشمول تمام اراکین بلدیہ، اور نارائین پیٹ ٹاون کی ممتاز شخصیات کو تہنیت پیش کی۔ جن میں ناگوراو ناماجی، کے سدرشن ریڈی پرنسپل محمد نواز موسی، عبدالسلیم ایڈوکیٹ، امیرالدین ایڈوکیٹ ڈاکٹر تبریز تاج، محمد تقی چاند، عبدالقادر میسور، مجاہد صدیقی محمد تقی رپورٹر و دیگر شامل ہیں۔ جبکہ نارائین پیٹ سے تعلق رکھنے والے ہونہار طلب علم پروفیسر ڈاکٹر حبیب الرحمن ولد فتح محمد پلہ کو پی ایچ ڈی کی تکمیل پر تہنیت بھی پیش کی گئی۔ تقریب میں مہمان خصوصی کے طور پر ہفتہ روزہ گواہ کے ایڈیٹران چیف، فاضل حسین پرویز، ارونگ آباد کی ممتاز شخصیت مولانا مرزا عبدالقیوم ندوی، میر صدیق علی صحافی، لکشمن صحافی، عبدالرشید تلگو مقرر، مولانا عبدالقوی و دیگر نے شرکت کی بعدازں مقامی رکن اسمبلی ایس راجندر ریڈی کو اُنکے خدمات کے اعتراف میں نارائین پیٹ سیوارتن ایوارڈ بھی پیش کیا گیا۔ پروگرام کی کارروائی عبدالسلیم ایڈوکیٹ نے چلائی جبکہ پروگرام کے اختتام ڈاکٹر تبریز تاج کے شکریہ سے ہوا۔

عثمانیہ یونیورسٹی میں عنقریب سولار پینل کی تنصیب متوقع

حیدرآباد، 24 فروری [سٹی بیورو) عثمانیہ یونیورسٹی میں برقی بلوں کو کم کرنے کے لئے عہدیداروں نے کوششیں شروع کر دی ہیں۔ OU کیمپس میں اے ہاسٹل اور بی ہاسٹل کی دوبارہ ترقی کے ایک حصے کے طور پر، ان عمارتوں پر سولار پینلس نصب کرنے کے لیے عہدیداروں نے جائزہ لیا۔ متعلقہ محکموں کے ساتھ فزیبلٹی پر بات کی جا رہی ہے۔ او یو وی سی پروفیسر رویندر یادو نے کہا کہ سولار پینلس کے نظام کو ہاسٹل کے انتظام کے ایک حصے کے طور پر بجلی کے بل کو کم کرنے کی کوشش میں جائزہ لیا جارہا ہے اور فی الحال اس سلسلے میں ٹینڈر کا عمل جاری ہے۔ مزید یہ کہ دیکھ بھال کے اخراجات بھی بہت کم ہو جائیں گے۔ فی الحال حکام یونیورسٹی میں انفراسٹرکچر کی تعمیر پر خصوصی توجہ دے رہے ہیں۔ اسی کے تحت نئے ہاسٹلز کی تعمیر، انتظامی عمارت اور دو خستہ حال ہوسٹلوں کی مرمت کا کام بھی جاری ہے۔ ان دونوں ہاسٹلز کو جدید طرز کے ساتھ تیار کیا جائے گا۔ وی سی نے کہا کہ ان کو دوبارہ تیار کیا جائے گا تاکہ ہر ہاسٹل میں 800 سے زائد طلباء کی گنجائش ہو سکے۔

مدینہ پبلک اسکول کی جانب سے منعقدہ ٹائیکوانڈو اور کراٹے بیلٹ ٹیسٹ جس میں دوسو سے زائد طلبا و طالبات نے حصہ لیا اور اس میں محمد غفران اسماعیل، محمد فیضان اعجاز، میمونہ صبا اور مہک سمدریہ نے بچوں کا بیلٹ ٹیسٹ لیا اور انکو اگلے بیلٹ کے لیے پروموٹ کیا، تصویر میں ڈائریکٹر ماریہ عارف الدین، ٹائیکوانڈو کوچ محمد عرفان اسماعیل، کراٹے کوچ محمد ایوب اور دیگر دیکھے جاسکتے ہیں۔

بی بی سی ڈاکیومنٹری: حکومت اپنے خلاف ہر چیز کو سازش سمجھتی ہے؟

برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن (بی بی سی) کے ڈائریکٹر جنرل ٹم ڈیوی نے اپنی ای میل میں بی بی سی انڈیا کے سٹاف سے کہا ہے کہ وہ کسی خوف اور لالچ کے بغیر اپنا صحافتی کام جاری رکھیں۔ حال ہی میں دہلی اور ممبئی میں بی بی سی کے دفاتر پر انڈیا کے انکم ٹیکس کے اہلکاروں نے چھاپہ مارا تھا۔ ٹم ڈیوی نے بی بی سی کے سٹاف کی ہمت و حوصلے کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ کوئی چیز غیر جانبدارانہ صحافت سے زیادہ اہم نہیں ہے۔ ایک ادارے کی حیثیت سے بی بی سی انڈیا کے انکم ٹیکس حکام سے پوری طرح تعاون کر رہا ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ دنوں بی بی سی نے ایک ڈاکیومنٹری نشر کی تھی جس میں وزیر اعظم نریندر مودی پر نکتہ چینی کی گئی تھی۔ حکومت ہند نے اس ڈاکیومنٹری کو 'معاندانہ پروپگینڈہ' قرار دیتے ہوئے پوری کوشش کی کہ یہ ڈاکیومنٹری ملک میں نشر نہ ہو سکے۔ ڈائریکٹر ٹم ڈیوی نے کہا کہ بی بی سی اپنے سٹاف کی بھرپور مدد کرے گا کہ وہ محفوظ اور موثر طریقے سے اپنا کام جاری رکھیں۔ انھوں نے اپنی ای میل میں لکھا 'کسی خوف اور لالچ کے بغیر رپورٹنگ کرنے کی ہماری صلاحیت سے زیادہ کوئی چیز اہم نہیں ہے۔ یہ ہماری ڈیوٹی ہے کہ ہم دنیا بھر میں موجود اپنے ناظرین اور سامعین تک غیر جانبدارانہ اور آزادانہ صحافت کے ذریعے خبریں پہنچائیں اور بہترین تخلیقی مواد تیار کریں۔ ہم اپنے اس کام سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔' انھوں نے مزید کہا 'میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ بی بی سی کا کوئی ایجنڈا نہیں ہے، ہم با مقصد کام کرتے ہیں۔ اور عوام کے لیے ہمارا پہلا مقصد ہے کہ انھیں غیر جانبدار نیوز اور معلومات پہنچائیں تا اپنے ارد گرد موجود دنیا کو سمجھنے اور اس سے منسلک ہونے میں انھیں مدد ملے۔' ٹیکس حکام نے بی بی سی کے دفاتر میں تین دن گزارے اور اسے بی بی سی کے دفاتر کا 'سروے' قرار دیا۔ انڈیا کے سینٹرل بورڈ آف ڈائریکٹ ٹیکسز کا دعوی ہے کہ اسے ان دفاتر میں کئی خلاف ورزیاں ملی ہیں اور کچھ منتقل شدہ رقوم پر ٹیکس ادا نہ کرنے کے شواہد بھی ملے ہیں۔ ٹیکس حکام کا دعوی ہے ان رقوم کو انڈیا میں آمدنی کے طور پر نہیں دکھایا گیا۔ اس ہفتے کے آغاز پر برطانیہ میں اراکین پارلیمنٹ نے ان چھاپوں کو پریشان کُن اور دھمکی آمیز قرار دیا تھا۔ وزیرِ خارجہ ایس جے شنکر نے وزیرِ اعظم نریندر مودی کے گجرات فسادات میں مبینہ کردار کے گرد گھومتی برطانوی نشریاتی ادارے 'بی بی سی' کی ڈاکیومنٹری کو سیاست زدہ قرار دیا ہے۔ حال ہی میں ریلیز ہونے والی اس ڈاکیومنٹری نے بھارت میں ہلچل مچا دی ہے جب کہ بعض حلقوں کا کہنا ہے کہ اس سے بھارت اور برطانیہ کے تعلقات پر بھی اثر پڑ سکتا ہے۔ بھارتی وزیرِ خارجہ کا مزید کہنا تھا کہ جس موقع پر اس ڈاکیومنٹری کو ریلیز کیا گیا وہ محض اتفاق نہیں ہے۔ انہوں نے بھارت کی حزب اختلاف کی جماعت کانگریس کا نام لیے بغیر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کے اندر اور باہر ایسی سیاسی طاقتیں ہیں جنھوں نے ایک دوسرے سے ہاتھ ملا لیا ہے۔ بعض سیاسی طاقتیں اپنی سیاسی لڑائی لڑنے کے لیے مغربی میڈیا کے بھارت مخالف بیانیے کا استعمال کر رہی ہیں۔ ایس جے شنکر نے خبر رساں ادارے 'اے این آئی کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے سوال کیا کہ آپ بھارت، یہاں کی حکومت، بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور وزیرِ اعظم کو انتہا پسند کے طور پر کیسے پیش کر سکتے ہیں؟ واضح رہے کہ بی بی سی نے گجرات فسادات پر دو حصوں میں بنائی گئی دستاویزی فلم 'انڈیا دی مودی کوسچن' میں تشدد کے لیے نریندر مودی کو جو اس وقت گجرات کے وزیرِ اعلیٰ تھے، براہ راست ذمے دار قرار دیا ہے۔ ڈاکیومینٹری میں کہا گیا ہے کہ وہ تشدد کو روکنے میں ناکام رہے ہیں۔ بھارت کی ریاست گجرات میں 27 فروری 2002 کو گودھرا اسٹیشن پر سابرمتی ایکسپریس کی آتش زدگی کے نتیجے میں ایودھیا سے واپس آنے والے 59 ہندو جل کر ہلاک ہو گئے تھے۔ اس واقعے کے بعد پورے گجرات میں فسادات پھوٹ پڑے تھے جس میں کم از کم ایک ہزار افراد ہلاک ہوئے تھے جن میں اکثریت مسلمانوں کی تھی۔ بھارتی سپریم کورٹ کی ہدایت پر تشکیل دی جانے والی خصوصی تفتیشی ٹیم (ایس آئی ٹی) نے اپنی رپورٹ میں نریندر مودی کو کلین چٹ دی تھی اور کسی عدالت نے بھی انہیں قصوروار قرار نہیں دیا تھا۔ بی بی سی کی دستاویزی فلم کے پہلے حصے کے جاری ہونے کے بعد بھارتی حکومت نے سوشل میڈیا پر اسے دیکھنے پر پابندی عائد کر دی تھی۔ حکمراں جماعت بی جے پی اور حکومت کی جانب سے اس دستاویزی فلم کی مخالفت کی گئی اور اسے بھارت اور وزیرِ اعظم نریندر مودی کو بدنام کرنے کی مہم قرار دیا گیا۔ مرکزی وزیر قانون کرن رجیجو نے ایک بیان میں کہا کہ کچھ لوگ بی بی سی کو بھارتی سپریم کورٹ سے بھی اوپر سمجھتے ہیں۔ مالی بدعنوانی پر نظر رکھنے والے بھارتی ادارے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے اہلکاروں نے 14 فروری کو بی بی سی کے دہلی اور ممبئی کے دفاتر کا سروے کیا جو تین روز تک جاری رہا۔ حزب اختلاف کی جماعتوں اور انسانی حقوق کے کارکنوں نے ای ڈی کی اس کارروائی کی مخالفت کی اور اسے سینسر شپ اور پریس کی آزادی کو سلب کرنے سے تعبیر کیا۔ سروے کے بعد ایک بیان میں ای ڈی نے کہا کہ بی بی سی کی جانب سے بین الاقوامی لین دین میں گڑبڑ پائی گئی ہے جب کہ بی بی سی نے کہا کہ وہ خوف اور تعصب کے بغیر اپنا کام کرتا رہے گا۔ بی بی سی کی دستاویزی فلم کے ریلیز ہونے کے بعد ہی حکومت اور حکمراں جماعت کی جانب سے ایسے بیانات آنے لگے تھے کہ یہ فلم بھارت کے اندرونی امور میں مداخلت ہے اور اس کا مقصد وزیر اعظم مودی کو بدنام کرنا اور بھارت اور برطانیہ کے باہمی رشتوں کو نقصان پہنچانا ہے۔ متعدد سابق سفارت کاروں نے بھی ایسے ہی بیانات دیے تھے۔ اب ایس جے شنکر کے بیان کے بعد تجزیہ کاروں کی جانب سے یہ سوال اٹھایا جا رہا ہے کہ کیا اس دستاویزی فلم اور ای ڈی کی جانب سے بی بی سی کے سروے سے بھارت اور برطانیہ کے باہمی رشتے متاثر ہوں گے اور کیا بی بی سی دونوں کے تعلقات کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ نئی دہلی کے ایک تھنک ٹینک 'آبزرور ریسرچ فاؤنڈیشن' (او آر ایف) میں وزٹنگ فیلو رشید قدوائی کہتے ہیں کہ جب وزیر خارجہ کوئی بیان دیتے ہیں تو اس کی اہمیت ہوتی ہے اور عالمی سطح پر اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ تاہم ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ بی بی سی کی نیت پر شک نہیں کیا جا سکتا۔ وائس آف امریکہ سے گفتگو میں ان کا کہنا تھا کہ بھارت اور برطانیہ کے باہمی رشتوں کو کوئی میڈیا ہاؤس تباہ نہیں کر سکتا۔ دونوں میں حکومتی اور عوامی سطح پر تعلقات ہیں۔ ان پر ان سب باتوں کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اُنہوں نے وزیرِ خارجہ اور دوسرے رہنماؤں کے بیانات کو سیاسی قرار دیا اور کہا کہ آزادی کے بعد دونوں ملکوں کے رشتے مزید گہرے ہوئے ہیں اور رشتوں کی جڑیں بہت مضبوط ہیں۔ بعض سیاست دانوں کے اس الزام پر کہ مذکورہ دستاویزی فلم مغربی اور سامراجی ذہنیت کی سازش کا نتیجہ ہے اور اس کا مقصد بھارت کو بدنام کرنا ہے، ان کا کہنا تھا کہ بی بی سی برطانوی حکومت اور وہاں کی سیاسی جماعتوں پر بھی تنقید کرتا رہا ہے۔ ان کے مطابق برطانیہ میں پریس کی آزادی کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ای ڈی کی کارروائی کی مذمت کی جا رہی ہے۔ ''حکومت اپنے خلاف ہر چیز کو سازش سمجھتی ہے'' جے شنکر نے اپنے انٹرویو میں 1984 میں بھارت میں ہونے والے سکھ مخالف تشدد کا حوالہ دیا تھا اور کہا تھا کہ اس معاملے پر ہمیں کوئی دستاویزی فلم دیکھنے کو کیوں نہیں ملی۔ اس پر رشید قدوائی کہتے ہیں کہ بی بی سی نے 1984 کے سکھ مخالف تشدد پر دستاویزی فلم بنائی تھی اور اس وقت کی حکومت پر شدید تنقید کی تھی۔ ان کے مطابق بی بی سی سے وابستہ مارک ٹلی اور ستیش جیکب نے 'امرتسر' نام کی ایک کتاب بھی تصنیف کی تھی جس کی بی جے پی اور کانگریس مخالف جماعتوں نے زبردست پذیرائی کی تھی اور بار بار اس کا حوالہ دیا جاتا تھا۔ ان کے خیال میں سابق وزیر اعظم اندرا گاندھی کے دورِ حکومت میں ہر معاملے میں غیر ملکی ہاتھ ہونے کی بات کہی جا رہی تھی۔ بالکل اسی طرح موجودہ حکومت ہر معاملے کو اپنے خلاف سازش بتانے لگتی ہے اور حکومت اور حکمراں جماعت کی جانب سے کہا جانے لگتا ہے کہ دنیا کے ممالک اور بڑے ادارے وزیر اعظم نریندر مودی کے خلاف سازش کرتے ہیں۔ بعض مبصرین کے مطابق حکومت ہر معاملے کو سازش سے جوڑنے کی جو بات کرتی ہے اس کا مقصد اپنے ووٹرز کو خوش اور مطمئن کرنا ہوتا ہے۔ سینئر صحافی اور روزنامہ 'دی ہندو' کے سابق ایڈیٹر این رام نے نیوز ویب سائٹ 'دی وائر' کے لیے کرن تھاپر کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ بی بی سی کے دفاتر پر سروے کا مقصد مودی حامیوں کے درمیان ان کے امیج کو بہتر بنانا تھا۔ دریں اثنا برطانوی حکومت نے منگل کو پارلیمان میں ہونے والی بحث کے دوران بی بی سی کا بھرپور دفاع کیا اور کہا کہ اس کی ادارتی آزادی کی بڑی اہمیت ہے۔ بحث کے دوران متعدد ارکان پارلیمان نے بی بی سی کے سروے اور برطانوی حکومت کے رویے پر سوال اٹھایا تھا۔ قبل ازیں فلم ریلیز ہونے کے بعد ایک رکن پارلیمان نے اس معاملے کو برطانوی پارلیمان میں اٹھایا تھا اور نریندر مودی کے خلاف الزامات کا حوالہ دیا تھا جس پر وزیر اعظم رشی سونک نے کہا تھا کہ جو باتیں رکن پارلیمان نے کہی ہیں، حکومت اس سے متفق نہیں ہے۔ برطانیہ کے خارجہ، دولت مشترکہ اور ڈیولپمنٹ آفس کے لیے پارلیمانی انڈر سیکریٹری آف اسٹیٹ اور حکمراں جماعت کے رکن پارلیمان ڈیوڈ روٹلے نے بحث کے دوران کہا کہ حکومت بی بی سی کو فنڈ دیتی ہے اور وہ اس کے ساتھ کھڑی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ برطانیہ پریس کی آزادی میں یقین رکھتا ہے اور اسے کلیدی حیثیت دیتا ہے۔ ہم بھارت سمیت دنیا کے دیگر ملکوں میں اپنے دوستوں کو اس آزادی کی اہمیت کو بتانا چاہتے ہیں۔

اظہار رائے

مراسلہ نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں

ملت کو حساس و متحد رہنے کی ضرورت

جلسہ" شب معراج" کے موقع پر" جامع مسجد مشیر آباد" میں حافظ شاہ محمد عبدالمقتدر صاحب چشتی صابری نے اپنے احساسات و فکر کو ملت کے روبرو کیا۔

الحمدللہ ناچیز کو مولانا کے مکمل بیان کا اگر چیکہ صرف ابتدائی سوا گھنٹہ سماعت کرنے کا موقع ہوا جسکے ابتدائی حصہ میں مولانا نے اپنی درد بھری آواز میں قرآن کی تلاوت کے ساتھ حمد و نعت کے اشعار بھی پڑھے جو مسجد میں حاضر ہر سامع کو سبحان اللہ کہنے پر مجبور کیا۔

مولانا محترم نے جن احساسات و فکر کا اظہار کیا وہ ناچیز کو الفاظ میں ڈھالنے پر مجبور کر دیا تا کہ مولانا محترم کی مثبت سوچ و فکر سے ملت کو واقف کروایا جائے جو موجودہ وقت اور حالات کا تقاضہ ہے۔

مولانا محترم نے اپنی مخاطبت کے ابتدائی حصہ میں جامع مسجد مشیر آباد کے خطیب مولانا عابد خان صاحب مرحوم کے بیباک و موثر خطابات اور گڑگڑاتی دعاوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ان احساسات کو زندہ کیا جسکے نتیجہ میں بالخصوص مشیر آبا اور ملک و بین الاقوامی سطح کے مسلمان بھائیوں کو اپنے ایمان کو تازہ کرنے اور باعمل زندگی گذارنے پر آمادہ کیا ہے.

مولانا موصوف نے عابد خاں صاحب مرحوم کی ان گڑگڑاتی دعاوں کو یاد کیا جسکے نتیجہ میں ندامت کے سبب جامع مسجد مشیر آباد کے مصلیوں کی آنکھوں بے ساختہ آنسوں بہنے لگے جو مسجد کے مصلوں اور دیواروں میں جذب ہیں. یقیناً یہ آنسوں خطیب صاحب مرحوم اور مصلیوں کی بخشش کا ذریعہ ہونگے. انشاء اللہ.

یہ امر جلسہ کے حاضرین اور ملت کے ذہنوں کو متحد کرنے میں ضرور معاون ہوگا جسمیں مولانا محمد عبدالمقتدر صاحب نے اپنی فکر کا اظہار کرتے ہوے کہا کہ میں اگر تبلیغی جماعت - سنت الجماعت اور جماعت اسلامی کی بنیادی فکر رکھنے والے مفکرین کا تذکرہ کروں تو شاید ملت کے افراد ناچیز (مولانا) پر مزکورہ جماعتوں سے متفق ہونے کا دعوہ کریں گے پر مجھے اسکی پرواہ نہیں ہے. آگے مولانا نے ملت کو مسلکی اور عقائد کی تفریق کو بالائے طاق رکھتے ہوے عملی طور پر متحد رہنے کی جانب خصوصی توجہ دلائی جسکی موجودہ ماحول میں شدید ضرورت ہے. ساتھ ہی ساتھ مولانا محترم نے واقعہ شب معراج پر تفصیلی روشنی ڈالی جسکے لیے آپکو مدعو کیا گیا.

مولانا کے مزکورہ بالا چند احساسات و فکر ناچیز کو بڑی گہرائی سے متاثر کئیے اور بڑے اعتماد کے ساتھ یہ انکشاف کروں گا کہ مسجد میں حاضر تمام حاضرین کو بھی یقیناً متاثر کئیے ہیں.

لہذا اللہ تعالی سے دعا ہیکہ اللہ تعالی مولانا عبدالمقتدر صاحب کی فکر میں کامیابی عطا کرے اور" ملت" کو مسلکی و عقیدہ کی تفریق سے دور رکھتے ہوے ذہنی و طبعی طور پر متحد رکھے. آمین.

لکھ نیے انسان کی تاریخ ورنہ دہر میں
کاغذوں پر دائرے ہی دائرے رہے جائیں گے

اظہارِ احساس:- ایس. ایم. عارف حسین. اعزازی

خادمِ تعلیمات. مشیر آباد. حیدرآباد.

آنکھ سے دور نہ ہو دل سے اتر جائے گا

آنکھ سے دور نہ ہو دل سے اتر جائے گا
وقت کا کیا ہے گزرتا ہے گزر جائے گا

اتنا مانوس نہ ہو خلوتِ غم سے اپنی
تو کبھی خود کو بھی دیکھے گا تو مر جائے گا

ڈوبتے ڈوبتے کشتی کو اچھالا دے دوں
میں نہیں کوئی تو ساحل پہ اتر جائے گا

زندگی تری عطا ہے تو یہ جانے والا
تری بخشش تری دہلیز پہ دھر جائے گا

ضبط لازم ہے مگر دکھ ہے قیامت کا فراز
ظالم اب کے بھی نہ روئے گا تو مر جائے گا

احمد فراز

جرائم وحادثات

جم میں ورزش کے دوران پولیس کانسٹبل کی موت

حیدرآباد: 24رفروری (عصر حاضر نیوز) حیدرآباد کے بوئن پلی میں ایک چونکا

دینے والا واقعہ پیش آیا۔ اطلاعات کے مطابق جمعہ کو بوئن پلی کے ایک جم میں ورزش کے دوران دل کا دورہ پڑنے سے ایک پولیس کانسٹیبل کی موت واقع ہوگئی۔ بوئن پلی کا رہنے والا کانسٹیبل وشال (24) آصف نگر پولیس اسٹیشن میں تعینات تھا۔ وشال، معمول کے مطابق صبح جم گیا اور ورزش کر رہا تھا، جب وہ اچانک گر گیا۔ اس کے جم کے ساتھیوں نے جو اسے دیکھا، اسے فوری طور پر قریبی اسپتال منتقل کیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔

شادی کی تقریب سے واپسی کے دوران سڑک حادثہ برسر موقع ایک کی موت، 11 زخمی

کھمم: 24رفروری (عصر حاضر نیوز) ضلع میں جمعرات کو ایک حادثے میں ایک شخص ہلاک اور گیارہ زخمی ہوگئے۔ ذرائع کے مطابق ایک آٹو میں سوار 12 افراد کھمم دیہی منڈل کے تحت کونڈا پور گاؤں میں شادی کی تقریب میں شرکت کے بعد واپس آرہے تھے کہ یہ حادثہ پیش آیا۔ آٹو نے غلطی سے ایک لاری کو ٹکر ماردی۔ اس حادثے میں ایک شخص کی موقع پر ہی موت ہوگئی جبکہ دیگر گیارہ افراد زخمی ہوگئے۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر زخمیوں کو کھمم کے کے ہسپتال منتقل کردیا۔ متوفی کی شناخت بی سائی (25) کی گئی ہے۔ پولیس مقدمہ درج کر کے تفتیش کر رہی ہے۔ زخمیوں کو ہسپتال منتقل کردیا گیا جہاں ان کی حالت مستحکم ہے۔

ایف سی آئی گودام میں بڑے پیمانہ پر آتشزدگی

نلگنڈہ: 23رفروری (ذرائع) تلنگانہ کے ضلع نلگنڈہ میں فوڈ کارپوریشن آف انڈیا (ایف سی آئی) کے گودام میں بڑے پیمانہ پر آگ لگ گئی۔ ضلع کے کیتے پلی منڈل کے اِپل گوڑم حدود میں واقع اس گودام میں اچانک آگ لگنے سے مقامی افراد خوفزدہ ہوگئے۔ اس واقعہ میں گودام میں رکھے سینکڑوں تھیلے جل کر خاکستر ہوگئے۔ اطلاع پر فائر بریگیڈ کے اہلکاروں نے وہاں پہنچ کر کافی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پایا۔ اس واقعہ میں کسی جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے البتہ تین کروڑ روپئے مالیت کا سامان جل کر خاکستر ہوگیا۔ اس واقعہ کی وجہ معلوم نہ ہوسکی۔

بیگم پیٹ میں کمسن نابینا اسکول کی عمارت سے گر کر ہلاک

حیدرآباد: 24رفروری (عصر حاضر نیوز) جمعرات کے روز بیگم پیٹ میں ایک عمارت سے گرنے سے ایک نابینا بچہ فوت ہوگیا۔ پولیس کے مطابق متاثرہ لکشمی گوتم سریکر (12) بیگم پیٹ میں واقع دیونار بلائنڈ اسکول میں پڑھتی تھی۔ جمعرات کو بچہ پانچویں منزل پر تھا جب اس کے نگران نے اس کو صاف طور پر انتظار کرنے کو کہا اور واش روم میں چلا گیا۔ بچہ ٹیرس کے کنارے پر چلا گیا اور پانچویں منزل سے زمین پر گر گیا۔ اسے پنجہ گٹہ کے ایک پرائیویٹ اسپتال منتقل کیا گیا جہاں پہنچنے پر ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ بیگم پیٹ کے انسپکٹر، پی سری نواس راؤ نے کہا "لڑکا بصارت سے محروم ہے اور دماغی صحت کے مسائل میں بھی مبتلا ہے۔ والدین نے ایک خاتون کو بچے کی نگراں کے طور پر مقرر کیا تھا اور وہ اس کے ساتھ اسکول اور گھر واپس جاتی تھی"۔ اطلاع پر پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے مردہ خانے منتقل کر دیا۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔ واقعہ کے منظر عام پر آنے کے فوراً بعد پریشان والدین اسکول پہنچے اور اپنے بچوں کی حفاظت اور واقعہ کے بارے میں دریافت کیا۔

میں تم سے شادی نہیں کرسکتا کیونکہ تمہارے بال چھوٹے ہیں..!

تقریب سے چند گھنٹے پہلے دولہے کا شادی سے انکار

ایودھیا: 24رفروری (عصر حاضر نیوز) رشتہ ٹوٹ جانا یا عین موقع پر مختلف وجوہات کی بنائ شادیاں ٹوٹ جانا عام بات ہے۔ کبھی اضافی جہیز کا مطالبہ تو کبھی محبت کے خوف سے عین وقت پر کئی شادیاں پھیرے لینے یا نکاح خوانی سے پہلے ہی ناکام ہوگئیں۔ لیکن ایک ایسا واقعہ جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا نہ اتنی نامعقول وجہ پر کوئی شادی سے انکار کرسکتا ہے۔ ایسا ہی ایک واقعہ اتر پردیش کے ایودھیا میں پیش آیا۔ مہورت سے چند لمحے پہلے اس نے دلہن سے شادی سے انکار کردیا کیونکہ اس کے بال چھوٹے تھے۔ لیکن پولیس کے مطابق دلہن کے رشتہ داروں نے شکایت کی کہ انہوں نے شادی سے انکار کیا کیونکہ انہوں نے جو اضافی جہیز مانگا تھا وہ نہیں دیا ہے۔ ایودھیا کے پیکا پور علاقے میں.. اور شادی چند گھنٹوں میں ہے.. دولہے نے دلہن سے شادی سے انکار کردیا کیونکہ اس کے بال چھوٹے تھے۔ جمولی سے پیکا پور گاؤں تک ایک جلوس آیا۔ لیکن اسی وقت دولہے کو معلوم ہوا کہ وہ جس لڑکی سے شادی کرنے والا ہے اس کے سر پر بال کم ہیں۔ غصے میں آکر دولہا اپنے گھر والوں کے ساتھ فوراً لڑکی کے گھر پہنچا۔ جب دولہے نے دیکھا کہ دلہن کے سر کے بال کم ہیں تو اس نے شادی کرنے سے انکار کردیا۔ جس سے دونوں خاندانوں میں جھگڑا ہوگیا۔ دولہے نے یہاں تک کہہ دیا کہ اگر دونوں خاندانوں کے افراد رات بھر بھی پنچایت کرتے ہیں تب بھی وہ کسی صورت میں شادی کے لیے تیار نہیں ہے۔ دلہن کی بہن نے انکشاف کیا کہ شادی سے پہلے دولہے اور اس کے گھر والوں کو سب کچھ سمجھا دیا گیا تھا۔ دلہن کے رشتہ داروں نے الزام لگایا کہ انہوں نے مزید جہیز کا مطالبہ کیا۔ اس معاملے میں رات بھر پنچایت ہوئی لیکن کوئی حل نہیں نکلا تو دونوں فریق پیکا پور تھانے پہنچ گئے۔ دلہن کے گھر والوں نے پولیس سے شکایت کی کہ دولہے کے گھر والوں نے اضافی جہیز کے لیے شادی سے انکار کردیا۔ پولیس نے دولہا اور اس کے والد سمیت 9 دیگر رشتہ داروں کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ وہ مکمل تفتیش کر رہے ہیں۔

منڈیا میں نامعلوم شخص کا بے دردی سے قتل، لاش کے کئی ٹکڑے برآمد

منڈیا: ریاست کرناٹک کے منڈیا ضلع میں ایک شخص کو بے دردی سے قتل کرنے کے بعد لاش کے کئی ٹکڑے کئے گئے۔ لاش کے کچھ حصے نہر میں پھینکے گئے جبکہ کچھ حصے مختلف دیہات میں پھینکے گئے۔ پولیس نے قاتلوں تک پہنچنے کے لیے تحقیقاتی ٹیم تشکیل دے دی ہے۔ یہ واقعہ منڈیا ضلع کے کیرا گوڈو تھانہ علاقہ کا ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ قاتلوں نے مذکورہ شخص کو بے دردی سے قتل کرکے لاش کے کئی ٹکڑے کئے اور شناخت چھپانے کے لیے ان ٹکڑوں کو مختلف مقامات پر پھینک دیا گیا۔ معلومات کے مطابق ہاتھ، ٹانگیں، جسم اور دھڑ کاٹ کر نہر میں پھینک دیے گئے تھے، جبکہ دیگر حصے مدور تعلقہ کے ہوڈگھٹہ، شیوارہ، دانا نک پور اور گلورگاؤں میں پھینکے گئے۔ کیرا گوڈو پولیس اسٹیشن کے تحت وی سی ڈرین سے لاش کے کچھ حصے ملے ہیں۔ جسم کے اعضاء کی بنیاد پر پولیس نے اندازہ لگایا ہے کہ اس شخص کی عمر 30 سے 40 سال کے درمیان ہوسکتی ہے۔ پولیس کے مطابق ران اور کمر کا کچھ حصہ ہوداگھٹہ کے قریب ملا ہے جبکہ ایک ٹانگ شیوارا کے قریب سے ملی ہے۔ دنیا کانا پور کے قریب دو ہاتھ اور ایک ٹانگ ملی ہے، گلور کے قریب سر کا کچھ حصہ ملا ہے۔ اس شخص کے بائیں ہاتھ پر کاویہ، راگھو کا ٹیٹو اور دائیں ہاتھ پر ونجا کے ٹیٹو کا نشان ملا ہے۔ اطلاع ملتے ہی کے ایم ڈوڈیا کے کیرا گوڈو پولیس اسٹیشن نے موقع پر پہنچ کر لاش کو اپنی تحویل میں لے کر ایم آئی ایم ایس اسپتال بھیج دیا۔ منڈیا کے ایس پی این یتیش نے جائے حادثہ کا دورہ کیا اور معائنہ کیا۔ ایس پی این یتیش نے معاملے کی جانچ کے لیے ایک الگ ٹیم تشکیل دی ہے۔ لاش کی شناخت کے لیے پولیس قریبی تھانوں سے لاپتہ افراد کے بارے میں معلومات اکٹھی کر رہی ہے۔

چھتیس گڑھ پیک اپ اور ٹرک کے درمیان خوفناک تصادم

بھاٹا پارہ: ریاست چھتیس گڑھ کے بلودا بازار بھاٹا پارہ ضلع کے کھمریا گاؤں کے قریب جمعرات کی دیر رات ایک پیک اپ اور ٹرک کے درمیان ٹکر ہوگئی جس میں 11 افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ وہیں 10 سے زائد افراد زخمی بتائے جارہے ہیں۔ پیک اپ میں سوار تمام افراد کا تعلق ایک ہی خاندان سے تھا اور وہ ایک خاندانی تقریب میں شرکت کے لیے کھیوڑہ گاؤں سے ارجونی گاؤں آئے ہوئے تھے۔ حادثہ کی اطلاع ملتے ہی بھاٹا پارہ پولیس دیر رات موقع پر پہنچ گئی۔ واقعے میں دبے زخمیوں کو باہر نکال کر ہسپتال منتقل کیا گیا۔ جاں بحق افراد کی لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ بھاٹا پارہ کے ایس ڈی او پی سدھارتھ بگھیل نے اس واقعہ کی تصدیق کی ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ ایک خاندانی تقریب میں شرکت کے بعد تمام افراد پیک اپ میں سوار ہو کر ارھونی سے واپس لوٹ رہے تھے اسی دوران رات میں 12 بجے کھمریا میں ڈی پی ڈبلیو ایس اسکول کے پاس پیک اپ کو تیز رفتار ٹرک نے ٹکر ماری، تصادم اتنا زوردار تھا کہ پیک اپ کے پرخچے اڑ گئے۔

کھیل کی خبریں

مارکرم سن رائزرس حیدرآباد کے نئے کپتان

نئی دہلی، 23فروری (ذرائع) سن رائزرس حیدرآباد نے انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) کے آئندہ سیزن کے آغاز سے قبل جنوبی افریقہ کے بلے باز ایڈن مارکرم کو ٹیم کی کمان سونپ دی ہے۔ فرنچائزی نے جمعرات کو اس کی تصدیق کی۔ حیدرآباد نے دسمبر 2022 میں سابق کپتان کین ولیمسن کو ٹیم سے ریلیز کردیا تھا، جس کے بعد مارکرم کو اس ذمہ داری کے لیے منتخب کیا گیا۔ مارکرم حال ہی میں ختم ہونے والے ایس اے 20 ٹورنامنٹ کو جیتنے والی سن رائزرز ایسٹرن کیپ کے کپتان تھے۔ ساتھ ہی ٹورنامنٹ میں سب سے زیادہ رنز بنانے کے معاملے میں تیسرے نمبر پر رہے۔ غور طلب ہے کہ ولیمسن گزشتہ سال آئی پی ایل میں متاثر کن کارکردگی نہیں دکھا سکے تھے۔ انہوں نے ٹورنامنٹ میں 13 میچوں میں 19.64 کی اوسط اور 93.51 کے اسٹرائیک ریٹ سے صرف 216 رنز بنائے۔ ولیمسن کو اپنے بچے کی پیدائش سے قبل آخری لیگ میچ چھوڑ کر نیوزی لینڈ واپس جانا پڑا تھا، جس کے بعد سینئر فاسٹ بولر بھونیشور کمار نے ٹیم کی باگ ڈور سنبھالی تھی۔ مارکرم نے ایس اے 20 میں اپنی شاندار فارم کو سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بطور کپتان اور بلے باز عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ٹورنامنٹ میں 127 کے اسٹرائیک ریٹ سے 369 رنز بنانے کے علاوہ، 11 وکٹیں بھی حاصل کیں اور اپنی ٹیم کو ایس اے 20 کا پہلا ایڈیشن جیتنے میں مدد کی۔ اس کے علاوہ مارکرم نے ہندوستان کے معروف ٹورنامنٹس میں بھی زبردست کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ سن رائزرز نے مارکرم کو 2022 کی آئی پی ایل نیلامی میں 2.6 کروڑ روپے میں خریدا تھا۔ وہ فرنچائز کی توقعات پر پورا اترے، انہوں نے 139.05 کے اسٹرائیک ریٹ اور 47.62 کی اوسط سے 381 رنز بنائے۔

پیٹ کمنز تیسرے ٹیسٹ میں نہیں ہوں گے

نئی دہلی/سڈنی، 24فروری (ایجنسی) نائب کپتان اسٹیو اسمتھ اگلے ہفتے اندور میں

شروع ہونے والے تیسرے ٹسٹ میں آسٹریلیا کی قیادت کریں گے جب کہ کپتان پیٹ کمنز خاندانی وجوہات کی وجہ سے ہندوستان واپس نہیں آسکیں گے۔ کرکٹ آسٹریلیا (سی اے) نے جمعہ کو یہ اعلان کیا۔ واضح رہے کہ کمنز اپنی والدہ کی خرابی صحت کے باعث دوسرے ٹیسٹ کے اختتام کے بعد آسٹریلیا لوٹ گئے تھے۔ کمنز کو یکم مارچ سے شروع ہونے والے بارڈر-گاوسکر ٹرافی کے تیسرے ٹیسٹ سے پہلے ہندوستان واپس آنا تھا، لیکن اب انہوں نے اس کے برعکس فیصلہ کیا ہے۔ سی اے کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کمنز نے کہا کہ" میں نے فی الحال ہندوستان واپس نہ آنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میں یہاں اپنے خاندان کے ساتھ بالکل ٹھیک ہوں۔ میں کرکٹ آسٹریلیا اور اپنے ساتھیوں کی جانب سے ملی حمایت کے لئے ان کا شکرگذار ہوں۔ مجھے سمجھنے کے لئے آپ کا شکریہ۔ سی اے نے کہا کہ چوتھے ٹیسٹ سے پہلے ہی کمنز کے لیے ٹیم کے دروازے کھلے ہیں۔ اگر وہ احمد آباد میں 9 مارچ سے شروع ہونے والے چوتھے ٹیسٹ سے پہلے ہندوستان واپس نہیں آتے ہیں تو اسمتھ دونوں میچوں میں ٹیم کی قیادت کریں گے۔ آسٹریلیا تیز رفتار حملے کی قیادت کے لیے مچل اسٹارک کو شامل کرنے پر غور کرسکتا ہے، جو انگلی کی انجری سے تقریباً واپس آچکے ہیں۔ واضح رہے کہ اسمتھ دبئی میں چار دن اپنی اہلیہ کے ساتھ گزارنے کے بعد جمعرات کی شام یہاں دہلی میں ٹیم میں شامل ہوئے، جہاں انہیں اطلاع ملی کہ کمنز واپس نہیں آئیں گے۔

ویمنس ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ: ہندوستان کو سیمی فائنل میں آسٹریلیا کے ہاتھوں پانچ رنوں سے شکست

کیپ ٹاؤن، 23فروری (ذرائع) کپتان ہرمن پریت کور (52) کی نصف سنچری اور جمیما روڈریگس (43) کی دھماکہ خیز اننگز کے باوجو آسٹریلیا نے خواتین کے ٹی 20 ورلڈ کپ 2023 کے سیمی فائنل میں ہندوستان کو پانچ رن سے شکست دے کر ایک مرتبہ پھر ٹورنامنٹ جیتنے کا اسکا خواب توڑ دیا۔ گزشتہ ٹی ٹوئنٹی عالمی کپ کے فائنل میں ہندوستان کو شکست دینے والی آسٹریلیا نے بیتھ مونی (54) اور مگ لیننگ (49) کی اننگز کی بدولت ہندوستان کے سامنے 173 رن کا ہدف رکھا۔ ہرمن پریت-جمیما کی کوششوں کے باوجود ہندوستانی ٹیم 20 اوورز میں صرف 167 رنز ہی بنا سکی۔ مونی نے 37 گیندوں پر سات چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 54 رنز بنائے اور آسٹریلیا کے لیے بڑے اسکور کی بنیاد رکھی۔ لیننگ نے 34 گیندوں پر چار چوکوں اور دو چھکوں کی مدد سے 49 رنز کی اننگز کھیلی۔ کپتان ہرمن پریت نے ہندوستانی اننگز کی قیادت کرتے ہوئے 34 گیندوں پر چھ چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 52 رنز بنائے جبکہ جمیما نے 24 گیندوں پر چھ چوکوں کی مدد سے 43 رنز بنائے۔ ہرمن پریت-جمیما کی جوڑی ہندوستان کو فتح کی طرف لے جارہی تھی لیکن آسٹریلیا نے 11 ویں اوور میں جمیما کی وکٹ لے کر ہندوستان کو چونکا دیا۔ اس کے بعد بھی ہرمن پریت نے جارحانہ بلے بازی جاری رکھی لیکن 15 ویں اوور میں ان کے رن آؤٹ ہونے سے ہندوستان کا ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ جیتنے کا خواب چکنا چور ہوگیا۔

عروس البلاد ممبئی کو نظم وضبط میں پہلا نمبر، دارالحکومت دہلی سب سے پیچھے

ممبئی ،24،فروری (ذرائع) ممبئی شہر ڈسپلن میں اوّل نمبر رہا ہے جبکہ دارالحکومت دہلی غیر ڈسپلن شہروں میں صف اوّل پایا گیا ہے،انفوسیس کے سربراہ نارائن مورتھی نے اس سلسلہ میں ایک سروے کروایا،اور یہ نتیجہ سامنے آیا ہے ،دراصل نارائن مورتھی نے دہلی میں ڈسپلن نام کی کوئی چیز نہ ہونے پر ممبئی سمیت بڑے شہروں کا سروے کروانے کا فیصلہ کیا اور ممبئی کا نمبر اوّل آیا ہے۔انفوسیس کے شریک بانی نارائن مورتھی نے کہا ہے کہ وہ دہلی کا دورہ کرنے میں بہت بے چینی محسوس کرتے ہیں کیونکہ شہر میں" بے نظمی سب سے زیادہ" ہے۔دہلی شہر میں ڈسپلن نام کی کوئی چیز نہ ہونے پر سخت برہمی کا اظہار کیا کہ دارالحکومت میں سب سے زیادہ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور یہ عام سی بات ہے اور نہ ہی شہری اسے غلط سمجھتے ہیں۔نارائن مورتھی نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ روز وہ ایئرپورٹ سے شہر آرہے تھے،تب یہ دیکھا کہ متعدد کار ڈرائیور اور بائیک سوار سُرخ بتی کی خلاف ورزی بلا خوف وخطر کرتے ہوئے نظر آتے ہیں ۔" اگر ہم آگے بڑھنے کے لیے ایک منٹ یا ایک دن بھی انتظار نہیں کر سکتے تو کیا آپ کو لگتا ہے کہ وہ لوگ انتظار کریں گے اگر پیسہ ہے (ملوث)؟" ملک کے لیے ایک اور "حقیقت" کی جانچ پڑتال میں، گزشتہ دسمبر میں بھی طلباء سے خطاب کرتے ہوئے، مورتی نے کہا تھا کہ حقیقت وہی ہے جو آپ بناتے ہیں۔" ہندوستان میں حقیقت کا مطلب ہے بدعنوانی، گندی سڑکیں، آلودگی، اور کئی بار کوئی طاقت نہیں۔تاہم، سنگاپور میں حقیقت کا مطلب صاف سڑک، کوئی آلودگی نہیں، اور بہت زیادہ طاقت ہے۔اس لیے اس نئی حقیقت کو تخلیق کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔" واضح رہے کہ منی کنٹرول معاشی ویب سائٹ کے سروے میں ممبئی کو 31 فیصد ووٹ کے ساتھ ڈسپلن میں خصوصی طور پر ٹریفک قوانین پر عمل آوری کے لیے اوّل نمبر دیا گیا ہے۔جبکہ دہلی کا نمبر آخری رہا، البتہ بنگلورو کو دوسرا، چنئی کو تیسرا اور کولکاتہ چوتھا اور دہلی شہر آخری نمبر پر رہا ہے۔

گجرات حج کمیٹی کے خدمتگاروں کے لیے تربیتی پروگرام کا اہتمام

احمد آباد: 24/فروری (عصر حاضر نیوز) سفر حج 2023 کے لیے فارم بھرنے کی شروعات ہو چکی ہے۔وہیں گجرات حج کمیٹی کی جانب سے سفر حج پر جانے والے عازمین کی خدمت کیسے کی جائے اس تعلق سے گجرات حج کمیٹی کے خدمتگار و فلڈ ٹرینر کے لیے تربیتی پروگرام کا اہتمام گجرات حج کمیٹی کالوپور میں منعقد کیا گیا۔گجرات حج کمیٹی کے چیئرمین اقبال سید نے کہا کہ گجرات میں بڑی تعداد میں لوگ سفر حج پر جاتے ہیں جس کے لیے عازمین حج کو تربیت بھی دی جاتی ہے لیکن اس سے قبل حج کمیٹی کے فلڈ ٹرینر اور خدمتگاروں کو تربیت دینے کے لیے حج کمیٹی میں ایک پروگرام رکھا گیا جس میں گجرات کے 100 سے زائد فلڈ ٹرینر نے تربیت حاصل کی اور حج فارم کیسے پُر کرنا، اس بار حج کی کیا نئی پالیسی ہے، حج پر جانے سے پہلے کس بات کا خیال رکھنا اور عازمین کے کون سے دستاویزات کو حج فارم میں فلپ اپ کرنا؟ ان سب معلومات انہیں فراہم کی گئی۔انہوں نے کہا کہ انشاءاللہ سب سے زیادہ عازمین اس سال سفر حج پر جائیں گے۔وہیں ماسٹر ٹرینر فاروق پوپٹیہ نے کہا کہ سفر حج کے خواہشمند لوگوں کو سب سے پہلے یہ دھیان رکھنا پڑتا ہے کہ وہ اپنا فارم صحیح طریقے سے بھرے جس کے لیے فیلڈ ٹرینر ان کی مدد کرتے ہیں اور بہت سے مقامات پر فلڈ ٹرینر خود عازمین کے فارم بھرتے ہیں اور اس میں جن جن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے وہ ٹریننگ میں بتائی گئی۔انہیں سفر حج پر روانہ ہونے سے پہلے کیا کرنا ہے اور انہیں کہا گیا کہ سفر حج پر جانے والے تمام عازمین کے لئے دل وجان سے خدمت کریں اور زیادہ سے زیادہ نیکی کمائیں۔ویراول کے فلڈ ٹرینر فاروق ابراہیم ملک نے کہا کہ گجرات حج کمیٹی میں بہت ہی اچھے طریقے سے فلڈ ٹرینر کو تعلیم وتربیت دی گئی وہ کس طریقے سے عازمین حج کے لئے خدمت کریں اور انہیں فارم کیسے بھرنا ہے؟ انہیں کون کون سی چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے؟ کون سے ارکان کہاں کیسے جائیں گے؟ اور ایئرپورٹ پر انہیں کس طریقے سے خدمات دینا ہے؟ احمد آباد کے فلڈ ٹرینر ایوب کھیڑا والا نے کہا کہ سفر حج پر جانے کے لئے فارم بھرنے کی شروعات ہوگئی ہے اور تمام فلڈ ٹرینر اپنے اپنے سینٹر پر فارم بھر رہے ہیں۔اس فارم آسانی سے کیسے بھرا جائے اس کی جانکاری ہمیں دی گئی۔

بدعنوانی کو ہندو مذہب کی آڑ میں نہیں چھپایا جاسکتا: گوپال دادا

پونے ،24 فروری (ایجنسیز) کانگریس کے سینئر لیڈر اور ترجمان گوپال دادا تیواری نے جمعہ کو قصبہ اسمبلی حلقہ سے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے امیدوار ہیمنت رسانے پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ وہ مسلسل چار مرتبہ بلدیاتی اداروں کی اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین رہے لیکن کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا اور اب اسی حلقے سے ضمنی الیکشن لڑ رہے ہیں اور ترقی کی باتیں کر رہے ہیں ۔مسٹر تیواری نے مسٹر رسانے پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ بدعنوانی کو ہندو مذہب کے پردے میں چھپایا نہیں جاسکتا۔ انہوں نے سوال کیا کہ جب مسٹر رسانے نے قائمہ کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے اپنے چار ادوار میں کوئی ترقیاتی کام نہیں کیا تو وہ ایک سال میں کیا کریں گے۔یہ صرف بی جے پی کے ذریعہ عوام کو بے وقوف اور گمراہ کرنا ہے۔کانگریس لیڈر نے طنزیہ انداز میں کہا،" بی جے پی کو بیک فٹ پر جانا ہوگا اور منافق ہندوتوا کی حمایت حاصل لینی ہوگی۔" مسٹر تیواری نے کہا کہ قصبہ پیٹھ اسمبلی حلقہ کے رائے دہندگان سب کچھ سمجھ چکے ہیں اور وہ غلط اور جھوٹے وعدوں میں نہیں آئیں گے۔ انہوں نے بی جے پی لیڈروں کی بھی کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ یہ 'الیکشن' ترقی کی بنیاد پر نہیں بلکہ ہندوتوا کی بنیاد پر لڑ رہے ہیں ۔انہوں نے کہا کہ 'سروے آف رپورٹ کے مطابق ووٹر امیدوار کو ان کی جگہ دکھائیں گے۔قصبہ پیٹھ میں 26 فروری کو ضمنی انتخابات ہونے والے ہیں ۔مسٹر تیواری نے کہا کہ ان کی پارٹی نے ہمیشہ عوام کے کاموں کو ترجیح دی ہے۔ ہمارا مقصد ترقی، سماجی ہم آہنگی، امن اور بھائی چارے کے ساتھ عوام سے کیے گئے وعدوں کو پورا کرنا ہے۔

افغان طالبان نے پاکستان کے ساتھ اہم تجارتی سرحدی گذرگاہ دوبارہ کھول دی

کابل: 24/فروری (ذرائع) افغانستان کے حکمران طالبان نے جمعرات کے روز پاکستان کے ساتھ اہم سرحدی گذرگاہ کو دوبارہ کھول دیا ہے اور سرحد کے دونوں اطراف پھنسے ہزاروں ٹرکوں کو چند روز کے بعد خوراک اور دیگر اشیاء آر پار لے جانے کی اجازت مل گئی ہے۔یہ اہم پیش رفت پاکستان کے وزیر دفاع خواجہ محمد آصف کے زیر قیادت اعلیٰ سطح کے وفد کے کابل کے غیر علانیہ دورے کے ایک روز بعد ہوئی ہے۔وفد نے طالبان کی جانب سے سرحد کی گذشتہ اتوار سے بندش سمیت متعدد امور پر تبادلہ خیال کیا تھا۔وفد نے طالبان کے سینیر عہدے داروں سے ملاقات کی تھی۔ان میں طالبان کے نائب وزیر اعظم برائے اقتصادی امور ملّا عبدالغنی برادر بھی شامل ہیں۔افغانستان کے سرحدی صوبہ ننگرہار میں طالبان کے مقرر کردہ حکام نے طورخم سرحد دوبارہ کھولنے کی تصدیق کی ہے۔اسلام آباد میں افغان سفارت خانہ نے بھی ٹویٹر پر طورخم بارڈر دوبارہ کھولنے کی خبر پوسٹ کی۔پاکستان اور افغانستان کے مشترکہ ایوان صنعت وتجارت کے ڈائریکٹر ضیاء الحق سرحدی نے بتایا ہے کہ ہزاروں گاڑیاں جمعرات کو صوبہ خیبر پختونخوا میں واقع درّہ خیبر کے پاس سے گذرنا شروع ہوگئی ہیں۔ان میں بیشتر ٹرکوں پر سبزیاں اور پھل جیسی تازہ اشیاء لدی ہوئی ہیں۔پاکستان کے لیے طورخم ایک اہم بارڈر کراسنگ اور وسط ایشیائی ممالک تک پہنچ کے لیے واحد تجارتی راستہ ہے۔طورخم کے دوبارہ کھلنے سے دونوں اطراف کے تاجروں اور دیگر افراد کو بھی راحت ملی ہے وہ گذشتہ چار دن سے سرحد پر پھنس کر رہ گئے تھے۔یہ نیا اقدام دونوں ہمسایہ ممالک کے درمیان کشیدگی میں کمی کا اشارہ بھی ہے۔پاکستان کے دفتر خارجہ کے مطابق وفد نے بدھ کے دورے میں" خطے میں دہشت گردی کے بڑھتے ہوئے خطرے" پر بھی تبادلہ خیال کیا، خاص طور پر پاکستانی طالبان جنگجوؤں کی دہشت گردی کی حالیہ کارروائیوں کے بارے میں بات چیت کی گئی ہے۔کالعدم تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) ایک الگ گروپ ہیں، لیکن ان کا اتحاد افغان طالبان سے ہے، جنھوں نے ایک سال سے زیادہ عرصہ قبل امریکی اور نیٹو افواج کے انخلا کے بعد کابل میں اقتدار پر قبضہ کرلیا تھا۔افغانستان میں طالبان کے قبضے نے ٹی ٹی پی کو حوصلہ دیا، جس کے سرکردہ رہنما اور جنگجو مبیّنہ طور پر جنگ زدہ ملک میں چھپے ہوئے ہیں۔حالیہ مہینوں میں ٹی ٹی پی نے پاکستان میں حملوں میں اضافہ کردیا ہے جبکہ سکیورٹی فورسز اکثر ان کے خلاف ان کے ٹھکانوں پر چھاپا کارروائیاں کرتی رہتی ہیں۔پولیس کے مطابق شمال مغربی ضلع لکی مروت میں تازہ کارروائی میں سکیورٹی فورسز نے جمعرات کو چھے پاکستانی طالبان جنگجوؤں کو ہلاک کردیا ہے۔

حرم مکی میں غیر عربوں کو عربی سکھانے کے لیے پہلی کمپیوٹر لیب کا افتتاح

"صدارت عامہ برائے امور دو مقدس ترین مساجد" کے صدر شیخ ڈاکٹر عبدالرحمٰن السدیس نے المسجد الحرام میں حرم مکی انسٹی ٹیوٹ میں غیر عربوں کو عربی زبان سکھانے کے لیے پہلی کمپیوٹر لیب کا افتتاح کر دیا۔مکہ مکرمہ میں حرم مکی انسٹی ٹیوٹ کی انتظامیہ کی جانب سے یہ اقدام سعودی عرب کے "ویژن 2030" کے تحت ڈیجیٹل تبدیلی، جدید تعلیمی نظام کی ترقی اور جدید تعلیمی ماحول کو تیار کرنے کی کوششوں کے ضمن میں آتا ہے۔عزت مآب شیخ السدیس نے حرمی مکی انسٹی ٹیوٹ کے تعلیمی نظام میں کی جانے والی ان کوششوں کو سراہا جن کے نتیجے میں المسجد الحرام میں تعلیم کے میدان میں کمپیوٹر لیب کا افتتاح کر دیا گیا۔شیخ السدیس نے تعلیمی عمل کے فائدے کے لیے لیبارٹری کے کاموں سے متعلق انسٹی ٹیوٹ کے منصوبے کو سنا۔انہوں نے اس لیبارٹری کے تحت آنے والے شعبوں کے متعلق بریفنگ لی۔بریفنگ میں بتایا گیا کہ اس لیب کے تحت سب سے اہم تعلیمی کلاسیں ہیں جن میں قرآن کریم کی تلاوت اور بذریعہ تجوید تلاوت کی اصلاح کرنا شامل ہے۔ لسانی فیکلٹیز کو ترقی دی گئی ہے۔انسٹی ٹیوٹ میں کمپیوٹر کورسز کو بہتر بنایا گیا ہے۔المسجد الحرام میں غیر مقامی بولنے والوں کو عربی سکھانے کے منصوبے سے وابستہ مختلف پروگراموں کا نفاذ کیا گیا۔انسٹی ٹیوٹ کے ملازمین، طلبہ اور اساتذہ کرام کے لیے ٹیکنالوجی کے شعبہ میں تربیتی کورسز کو منظم کیا گیا ہے۔انسٹی ٹیوٹ اور کالج میں ای لرننگ پروجیکٹ کو ترقی دی گئی ہے۔شیخ السدیس نے کہا بیت اللہ شریف کی مقدس ترین مسجد میں یہ تعلیمی ترقیاتی اقدامات سعودی عرب کی دانشمند قیادت کی فراخ دلی کا ثمر ہیں۔یہ اقدام سعودی عرب کے" ویژن 2030" کے اہداف کے حصول کی جانب ایک قدم ہے۔

فلسطینیوں کے خلاف اسرائیلی جارحیت کو روکنے عالمی عدالت انصاف مؤثر اقدامات کرے: عرب لیگ

جمعرات کے روز عرب لیگ نے مغربی کنارے کے شہر نابلس پر بدھ کو شروع کیے گئے حملوں کی شدید مذمت کی ہے اور عالمی برادری سے فلسطینی شہریوں کے تحفظ سے متعلق فیصلوں پر عمل درآمد کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔آج اپنے ہنگامی اجلاس کے اختتامی بیان میں عرب لیگ نے کہا کہ وہ سلامتی کونسل سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ بین الاقوامی امن وسلامتی کو برقرار رکھنے کے لیے اپنی ذمہ داریاں پوری کرے اور فلسطینیوں کے خلاف اسرائیل کے جارحانہ طرزعمل کو روکنے کے لیے فوری اور موثر اقدامات کرے۔عرب لیگ نے بین الاقوامی فوجداری عدالت پر بھی زور دیا کہ وہ اس حوالے سے تحقیقات کو مکمل کرے اور اسرائیل کو ان جرائم کے لیے جوابدہ ٹھہرائے جو اس نے فلسطینی عوام کے خلاف کیے ہیں۔ان جرائم میں آبادکاری اور الحاق کی کارروائیاں بھی شامل ہیں۔عرب لیگ نے عالمی برادری کی ریاستوں اور اداروں سے مطالبہ کیا کہ وہ فلسطینی شہریوں کے تحفظ میں حصہ لیں اور جنرل اسمبلی کی قرارداد اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی رپورٹ میں جو کچھ کہا گیا ہے اس پر عمل درآمد کے لیے ایک عملی اور موثر طریقہ کار تشکیل دیں۔اس رپورٹ میں فلسطینی شہریوں کے تحفظ کے لیے قابل عمل آپشنز شامل تھے۔گزشتہ روز فلسطینی وزارت صحت نے اعلان کیا تھا کہ نابلس شہر پر اسرائیلی فوج کے حملے میں 11 افراد ہلاک اور 100 سے زائد زخمی ہو گئے ہیں۔فلسطینی اتھارٹی نے سلامتی کونسل اور عرب لیگ کا ہنگامی اجلاس طلب کر کے اسرائیل کی مذمت کی اور بین الاقوامی تحفظ کی درخواست کا کہا تھا۔

مصر نے موٹاپے سمیت مختلف بیماریوں میں مبتلا افراد کے حج پر پابندی لگادی

قاہرہ: 24/فروری (ذرائع) مصری حکام نے موٹاپے سمیت متعدد بیماریوں میں مبتلا افراد کو رواں سال حج کے لیے جانے سے روکنے کا فیصلہ کرلیا۔ حج کے لیے درخواست دینے کے لیے ضروریات میں ان بیماریوں سے محفوظ ہونا بھی قرار دیا گیا ہے۔مصر میں حج درخواستیں آئندہ 6 مارچ تک جمع ہونا جاری رہیں گی۔وزارت داخلہ نے اس سال حج کے مناسک ادا کرنے کے لیے متعدد گروپوں کے سفر پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا کیونکہ ان افراد کو انفیکشن کے سب سے زیادہ خطرات لاحق ہوتے ہیں۔وزارت کے مطابق پابندی کی زد میں آنے والے افراد میں گردے کے فیل ہونے والے مریض ہیں جن کے علاج کے لیے ڈائیلاسز سیشنز کی ضرورت ہوتی ہے۔پھیپھڑوں کے فائبروسس کے مریض ہیں ۔موٹاپے کے مریض ہیں ، امراض قلب کے ایڈوانس کیسز، جگر کی سروسس اور ٹیومر والے افراد ہیں ، پہلے اور آخری مہینوں کی حاملہ خواتین اور ذہنی مریض بھی پابندی کی زد میں آرہے ہیں۔الزائمر کے مریضوں کو بھی حج پر جانے سے روک دیا جائے گا۔وزارت نے یہ شرط بھی عائد کی ہے کہ عازم حج کے لیے حفاظتی ٹیکوں کو بنیادی خوراک کے ساتھ مکمل کیا جانا ضروری ہے۔کورونا وائرس کے خلاف بین الاقوامی طور پر منظور شدہ ویکسین کی بوسٹر خوراک بھی لگی ہونا چاہیے۔ویکسی نیشن کے سرٹیفکیٹ کی کاپی فراہم کرنا بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔

عورتوں کیلئے قرآنی و دینی تعلیم کی اہمیت

مفتی محمد اسماعیل طورو

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے قرآن وسنت میں انسانوں اور جنوں کو صرف اور صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا اور پھر انسانوں میں مردوں اور عورتوں کو تخلیق فرمایا اور تخلیق کا مقصد بھی واضح فرمایا، "مردوں اور عورتوں میں سے جس نے بھی حالت ایمان میں اعمال صالحہ سرانجام دیئے تو ہم انہیں پاکیزہ زندگی عطا کردیں گے۔اور ان کے عمل سے بھی بہت بدلہ انہیں دیں گے"۔(سورۃ النحل آیت: ۹۷)

اور پھر سورۃ آل عمران آیت ۱۹۵ میں بھی یہی بات کہی گئی اور پھر سورۃ بقرہ آیت ۳۳۸ میں بھی فرمادیا گیا کہ "عورتوں کے حقوق اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے مردوں کے حقوق کے برابر ہیں"۔

میری بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد ہو یا عورت ان کی حیات کا مقصد اپنی عبادت ہی بتایا ہے۔ہر ہر شے اللہ سبحانہ تعالیٰ کی حمد و پاکی میں مشغول ہے، بالکل اسی طرح پیدا ہونے سے مرنے تک کا مختصر وقت ہمیں دیا گیا ہے تو محض اس لئے کہ دیکھا جاسکے کہ کون "احسن عمل" کرکے آتا ہے۔اس بات کا ذکر سورۃ ملک میں موجود ہے۔

ہاں یہ بات ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد کو مختلف بنایا ہے۔یعنی دونوں کو مختلف دائرہ کار فراہم کئے ہیں۔ جیسے کائنات کی ہر شے ایک نظام اصول اور دائرہ کار میں موجود ہے۔ بالکل اسی طرح عورت اور مرد کیلئے دائرہ کار بنادیا گیا کہ اپنی اپنی حدود میں اصول شرعیہ کے ساتھ زندگی کو بسر کریں۔مرد کیلئے گھر سے باہر اور عورت کیلئے گھر کے اندر رہنے کیلئے اصول ونظام بتایا، اور پھر اگر پوری کائنات پر غور کیا جائے، تو بعض کو بعض پر فضیلت دی گئی ہے۔ ہر شے اپنے دائرے اور حد میں لیکن کچھ کا کام اور ذمہ داری اس کی استطاعت کے مطابق زیادہ ہے اور کچھ کا کم۔کچھ کو امیر بنایا، کچھ کو غریب۔کوئی بادشاہ ہے اور کوئی فقیر،لیکن اس تفریق کا ہرگز ہرگز مطلب یہ نہیں ہے کہ محض اس تفریق سے کوئی اعلیٰ یا افضل ہوگیا، یا کمتر ہوگیا بلکہ مقصد اس تفریق سے یہ ہے کہ یہ سب ایک دوسرے کو متوازن کرے۔ بہتر اور افضل تو صرف وہی ہے جو تقویٰ والا زیادہ ہے۔(بلاشبہ) یعنی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دنیا کو "دارالامتحان" بنایا پھر واضح فرمادیا کہ دارالجزاء کے فیصلے کا معیار، ایمان اور اعمال صالحہ ہیں۔پس عورت اور مرد کو مختلف دائرہ کار دیئے گئے اور پھر مرد کو امیر بنا کر فضیلت دی گئی یعنی کہ مرد کو استطاعت زیادہ دی گئی اور ذمہ داری بھی زیادہ دی گئی لیکن ساتھ ہی عورت کو اس کا مددگار بنایا گیا اور پھر دونوں کو ایک دوسرے کیلئے راحت کی شے بنادیا گیا۔حدیث پاک میں ہے۔"طلب العلم فریضة علی کل مسلم"کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔اتنا علم تو سبھی پر فرض ہوا کہ حلال وحرام، پاکی ناپاکی، جائز ناجائز کو جانا جاسکے؛لیکن اس کے بعد جتنا بھی دینی علم ہے اس کیلئے یہ کہیں پر بھی نہیں کہا گیا کہ عورتیں حاصل نہ کریں جب کہ مرد ان کو ضرور حاصل کریں۔اس کے بعد مقصودی علم تو ہر کوئی حاصل کرسکتا ہے۔ جسے شوق ولگن ہو، اگر عورتوں کیلئے مزید علم حاصل کرنا منع ہوتا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا "افقہ الناس" اور "حسن الناس" نہ ہوتیں۔عہد رسالت میں عورتوں کی دینی تعلیم کا باقاعدہ انتظام تھا۔صحابیاتؓ کے خصوصی اجتماع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جاکر تلقین ووعظ فرمایا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرح صحابیاتؓ بھی محدثہ،فقیہ، عالمہ، فاضلہ مفتیہ اور کاتبہ تھیں۔ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقیہ الامت ہیں۔ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقیہہ ومفتیہ تھیں۔حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لکھنا پڑھنا دونوں جانتی تھیں۔حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا شاعرہ تھیں۔اسی طرح پہلی اور دوسری صدی ہجری میں پورے عالم اسلام میں احادیث کی روایت وتدوین کا سلسلہ شروع ہوا جن خواتین کے پاس مجموعے تھے ان سے وہ حاصل کئے گئے۔حدیث کی تحصیل کیلئے محدثین ورواۃ کی طرح محدثات وراویات نے بھی گھربار چھوڑ کر دور دراز ملکوں کا سفر کیا۔اور ان محدثات وطالبات کیلئے محدثین وشیوخ کی درس گاہوں میں مخصوص جگہیں رہا کرتی تھیں، جس میں وہ مردوں سے الگ رہ کر سماع کرتی تھیں اور اسی طرح ان محدثات میں سے بہت سی حافظات، قاریات اور مفسرات تھیں وعظ وتذکیر میں نمایاں تھیں۔رشد وہدایت،تزکیہ نفس،شعروادب،خطاطی وکتابت وانشاء،اذکار کی تعلیم وتربیت میں بھی بہت زیادہ نمایاں تھیں اور رہیں۔

چوتھی صدی میں قرآنی مدارس کا انتظام ہوا۔ بنات الاسلام کی طرف سے سب سے پہلا قرآنی مدرسہ مغرب اقصیٰ کے شہر فاس میں ۲۴۵ھ میں قائم ہوا۔ جو آج بھی جامعہ قزوین کے نام سے موجود ہے۔ایسی عورت جو علوم دینیہ کا شوق نہ رکھتی ہو، وہ کسی بھی حد تک اپنے شوہر کی معاون ہوسکے گی۔کیا عورت کا وجود محض گھر کو صاف کرنا، کھانا پکانا اور بچے سنبھالنا (سنبھالنا کہا ہے تربیت نہیں) تک محدود نہیں رہ جائے گا؟ اور شوہر کو خوش رکھنا، کیا یہ محض اس لئے تو نہیں ہوگا کہ بہرحال شوہر کے گھر کے بعد عورت کیلئے معاشرتی پناہ کہیں اور نہیں ہوتی اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی زندگی تو بہت مختصر ہے نا، اس کی وجہ سے اجر بہت زیادہ ملتا ہے۔نامہ اعمال کھلا ہی رہتا ہے۔عورت کو صرف ان کاموں میں بند کرکے علمی وعملی کاموں کے اجر وثواب سے محروم نہیں ہوجائے گی؟

اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کو اپنے امر سے بنایا اور صرف انسان کو اپنے دست مبارک سے پیدا کیا اور اپنا نائب بنایا۔اللہ رب العزت اپنے بندے سے ایک ماں کی نسبت سترگنا زیادہ محبت کرتے ہیں۔اس لئے اللہ رب العزت ہی بہتر جانتے ہیں کہ مرد وعورت کی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے کن علوم کی پہلے ضرورت ہے۔ چونکہ یہ کتاب خصوصا عورتوں کیلئے لکھی گئی ہے۔اس لئے ہم عورتوں کی دینی تعلیم کو بیان کرنا چاہیں گے۔ ارشاد ربانی ہے:"واذکر ما یتلی فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمة"(الآیة)

"اور یاد کرواے عورتو! اللہ تعالیٰ کی باتوں کو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اور دانائی کی باتوں کو"۔

سورہ نور میں چونکہ خواتین سے متعلق احکامات عفت، پردہ، استیذان وغیرہ قدرے تفصیل سے درج ہیں، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو سورۂ نور کی تعلیم دلانے کی خصوصی ترغیب دی (قرطبی)

اب سب سے پہلے اس امر کی ضرورت ہے کہ عورتیں قرآن کی بنیادی علوم سیکھیں کیونکہ قرآنی علوم کا سیکھنا فرض ہے۔جبکہ ایسے علوم جن کا تعلق معیشت یا سائنسی ترقی سے ہے ان کا سیکھنا مسلمان عورتوں کیلئے ضروری نہیں۔ ہاں مردوں کیلئے اس کا سیکھنا لازم ہے بلکہ فرض کفایہ ہے بلکہ سارے فقہاء ومجتہدین نے لکھا ہے کہ ایسے علوم وفنون جن کی عوام کو ضرورت ہو اور مسلمانوں میں اس کے ماہرین نہ ہوں تو سارے مسلمان گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوں گے۔ اسلام علوم جدیدہ کا بھی داعی ہے۔(دیکھئے فتاویٰ عالمگیری، فتاوی سراجیہ)

آج کل عمومی ذہن یہ بنا ہوا ہے کہ موجودہ تعلیم کے بغیر بچی آداب زندگی Manner of life طرز معاشرت نہیں سیکھ سکتی اور امور خانہ داری کما حقہ سرانجام نہیں دے سکتی وغیرہ وغیرہ تو اس سلسلے میں گذارش ہے کہ شرم وحیا چھوٹوں بڑوں کا ادب، والدین اور بھائیوں بہنوں سے محبت حسن سلوک وغیرہ سیکھنے کیلئے اسکول کالج کے علوم نہیں؛ بلکہ آج کل اسکول کی بچیوں کا لباس، چال چلن، انداز، رفتار، گفتار اور مختلف موقعوں پر فحش ونیم عریاں لباس میں ملبوس اسٹیج ڈراموں نے بچیوں کو ادب کیا سکھایا؟ بلکہ الٹا انکو بے حیا بنادیا ہے (نعوذ باللہ من ذلک) شرم وحیا اور ادب کیلئے تو سب سے بہتر قرآن وحدیث کی تعلیم ہے۔اس میں اپنی زندگی بھی سنورے گی اور معاشرے کا بگاڑ بھی ختم ہوگا۔

متقدمین اور متاخرین دونوں علماء وفقہاء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ دینی علم حاصل کرنے کا عورت کو بھی بالکل اسی طرح حکم ہے جس طرح مرد کو ہے۔اس کے دو سبب ہیں:

شرعی اور دینی احکام میں عورت مرد کی طرح ہے۔اسی طرح آخرت میں سزا اور جزا کے اعتبار سے عورت مرد کی طرح ہے اس لئے کہ اسلام نے عورت پر تمام فرائض لازم کئے ہیں، اور مرد کی طرح عورت کو بھی ان کا مکلف بنایا ہے جیسا کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نیکی، اطاعت، عدل وانصاف، حسن وسلوک اچھی باتوں کا حکم دینا اور برائی سے روکنا؛ لیکن بعض خصوصی حالات میں اسلام نے عورت سے کچھ فرائض کو اٹھالیا ہے یا تو اس وجہ سے کہ عورت مشقت وتکلیف میں گرفتار نہ ہوجائے یا اس کی صحت کی خرابی کی حالت جیسے ماہواری اور زچگی، حیض، نفاس میں عورت سے نماز کو معاف کرنا اور روزہ، سے رخصت دینا یا اس کی وجہ سے وہ کام عورت کی جسمانی وضع سے اور نسوانی طبیعت سے میل نہیں کھاتا مثلاً یہ کہ وہ میدان جنگ میں لڑائی کرے یا لوہاری یا معماری کرے اور وہ ذمہ داریاں اس سے چھوٹ جائیں جس کیلئے اسے پیدا کیا گیا ہے یا کوئی کام ایسا ہو جس کے کرنے سے کوئی خطرناک معاشرتی فساد مرتب ہو۔اہل عقل وبصیرت والوں کے ہاں عورت کو اس کے دائرہ کار سے اٹھا کر دوسری جگہ پر لے جانا عورت کی قدر ومنزلت اور عزت کو گھٹانا ہے۔ترمذی اور ابوداؤد کی روایت میں لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کی طرف ترغیب دلانے کے بارے میں ارشاد ہے:

من کان لہ ثلاث بنات او ثلاث اخوات او بنتان او اختان فادبھن واحسن الیھن وزوجھن فلہ الجنہ وایما رجل کانت عندہ ولیدة فعلمھا فاحسن تعلیمھا وادبھا فاحسن تادیبھا ثم اعتقھا فلہ اجران (ترمذی)

جس کی تین لڑکیاں یا بہنیں یا دو لڑکیاں یا بہنیں ہوں اور وہ انہیں ادب سکھائے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور ان کی شادی کرے تو اسکو جنت ملے گی۔

دوسری روایت کا ترجمہ ہے کہ جس شخص کے پاس کوئی باندی ہو وہ اسے تعلیم دے اور اچھی طرح پڑھائے اور اس کو ادب سکھائے اور پھر اسے آزاد کرکے اس سے شادی کرے تو اس کے لئے دو اجر ہیں۔اسی طرح صحیح بخاری ومسلم میں ہے کہ مسلمان عورتیں مقررہ دن جمع ہوکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دین سیکھ لیا کرتی تھیں"۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی محدثہ تھیں مرد اور عورتیں ان سے سوالات کرتے تھے۔قاضی عیسیٰ بن مسکین صوفی وقت اپنی بچیوں اور پوتیوں کو پڑھایا کرتے تھے اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ عصر کے بعد بچیوں اور بھتیجیوں کو پڑھایا کرتے تھے۔ چنانچہ فقہاء نے لکھا ہے کہ جن احکام کی روزمرہ ضرورت پڑتی ہے ان کو حاصل کرنا فرض ہے۔ طلب العلم فریضة بقدر ما تحتاج الیه لامر لابد منه من احکام الوضو والصلوٰۃ وسائر الشرائع ولامور معاشه وما وراء ذلك لیس بفرض (فتاویٰ سراجیہ)

ترجمہ: علم کا طلب کرنا فرض ہے اتنی مقدار جتنی کہ ضرورت پڑتی ہے ضروری طور پر ایسے معاملات کیلئے جن کا حاصل کرنا ضروری ہو وضو اور نماز اور دیگر سارے شرائع اور اپنی معیشت کے امور کو سرانجام دینے کیلئے علوم حاصل کرنا لازم ہے۔اس کے علاوہ علوم کا حاصل کرنا فرض نہیں۔

دینی تعلیم کے حصول کی شرائط

۱-سب سے پہلے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ دینی تعلیم گھر کے کسی مرد سے حاصل کی جائے اگر ایسا محرم نہ ہو جو دینی احکام سے واقف ہو تو وہ کسی محرم عالم سے احکام سیکھ کر اور کتابیں پڑھ کر عورتوں کو سکھائے۔

۲-اگر ایسی کوئی صورت نہ نکل سکے کہ گھر کے کسی فرد سے دینی احکام سیکھے جائیں تو ان آداب کا خیال رکھ کر کسی عالم کے پاس باہر نکلا جائے جن کا تذکرہ پہلے گذر چکا ہے۔

۳-دینی علوم دو قسم کے ہیں علوم عالیہ یعنی مقصدی علوم جو یہ ہیں قرآن، حدیث، فقہ وغیرہ۔علوم آلیہ وہ علوم ہیں جن کو قرآن وحدیث اور فقہ سمجھنے اور حاصل کرنے کے لئے ان کو آلہ کار بنایا جائے۔علوم آلیہ یہ ہیں: صرف، نحو، منطق، فلسفہ، علم معانی، علم ادب وغیرہ۔

ہر لڑکی پر اس قدر علم حاصل کرنا فرض ہے جن کا حصول روزمرہ زندگی کیلئے ضروری ہے مثال کے طور پر وضو، غسل، ماہواری، زچگی، نماز، حج، زکوۃ وغیرہ کے مسائل، عورتیں اپنے مردوں سے سیکھیں یا کتابوں سے پڑھیں۔اور اگر یہ صورتیں ممکن نہ ہوں تو پھر کسی عالمہ عورت سے معلوم کرے ان علوم (فرض عین) میں سے اچانک اگر عورت کو کسی مسئلہ کی ضرورت پڑی اور اپنا مرد مسئلہ پوچھ کر نہیں آتا یا اجازت نہیں دیتا اور عالمہ عورت نہ ہو تو اس کے حصول کیلئے عورت باپردہ بغیر مرد کی اجازت کے نیک معتمد عالم دین مفتی کے پاس جاسکتی ہے؛ لیکن علوم آلیہ پر کمال حاصل کرنا عورت کے لئے فرض نہیں۔

۴-صرف ان علوم کے حصول کیلئے گھر بار کو چھوڑ کر دوسری جگہ سکونت اختیار کرنا درست نہیں۔کیونکہ یہ پرفتن دور ہے اور نئے نئے فتنے روز افزوں ابھر رہے ہیں۔ جب دینی مدارس کے بارے میں یہی حکم ہے تو دور جاکر اسکولوں اور یونیورسٹیوں کے بارے میں آپ حضرات خود فتویٰ لگائیں۔

یہ بات قابل غور ہے کہ لڑکیوں کیلئے اسکول کالج، یونیورسٹی اور دینی مدرسہ میں حافظہ عالمہ بننے کے لئے محرم رشتہ دار سمیت باہر جانا جائز ہے کوئی اس کو ناجائز نہیں کہہ سکتا، لیکن خارجی امور کو دیکھ کر پرفتن دور کو مدنظر رکھ کر عورت کا دائرہ کار سامنے لاکر یہ کہا جاتا ہے کہ اس طرح کی تعلیم جائز تو ہے (جس کی شرائط آگے آرہی ہیں) لیکن بہتر نہیں ہے۔

۵-پڑھانے والی استانیاں عالمات ہوں مرد نہ ہوں اگر عالمہ مل نہ سکے تو پھر مرد پردہ لٹکا کر یا دور بیٹھ کر لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے سے پڑھائیں اور یہ دوسرا طریقہ بہتر اور فتنوں سے محفوظ ہے۔لیکن ان امور کا خیال جامعہ کا منتظم کروائے کہ مدرس سریلی آواز میں نہ پڑھائے، عشقیہ اشعار نہ کہے بلکہ علمی ضرورت کے علاوہ کوئی شعر نہ لکھے، طالبہ کا رول نمبر پکار کر حاضری لگائے نہ کہ نام لے کر، غیر ضروری اور غیر درسی باتوں سے اجتناب کرے، پڑھانے کے بعد وہاں بغیر ضرورت کے نہ ٹھہرے، افضل یہ ہے کہ شادی شدہ ہوں اور متقی با اعتبار عالم ہو۔ یہ پانچویں شرط صرف اسی صورت کے لئے ہے جبکہ علاقے میں ایسی کوئی عورت نہ ہو جو پوری عالمہ ہو اور عام عورتیں اس سے مسائل پوچھیں۔ جس طرح کہ مؤمنات صحابیات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھتی تھیں۔اگر علاقے میں کوئی مستند عالم، مفتی ہو تو اس کی بیوی کے ذریعے سے مسائل حل کرائے جائیں۔

اس صورت میں عالمہ بننے کی ضرورت نہیں اگرچہ فی نفسہ جائز ہے۔اس لئے اس سے جو مقصد ہے وہ درست ہے۔

اسلام میں نکاح کی اہمیت

از: سید کمال اللہ بختیار ندوی

(قسط دوم)

اعلانِ نکاح:

اسی طرح اسلام نے نکاح میں اعلان وتشہیر کی تعلیم دی ہے۔نکاح کا اعلان کرنا اور مسجد میں نکاح کرنا سنت ہے۔ارشادِ نبوی ہے"اِعْلِنُوْا ھٰذَا النِّکَاحَ وَاجْعَلُوْہُ فِي الْمَسَاجِدِ"(۱۴)۔نکاح کا اعلان کرو اور مسجدوں میں نکاح کرو۔اس کا بنیادی مقصد نکاح کو عام کرنا اور نسب کو ثابت کرنا ہے۔

ولیمۂ مسنون:

دولہا اپنی شادی کی خوشی وشادمانی کے موقع پر جو دعوت دیتا ہے اسے ولیمہ کہا جاتا ہے اور ولیمہ کرنا سنت ہے۔ولیمہ شوہر کے ذمہ ہے اور دعوت ولیمہ نکاح کے بعد ہے۔مولانا عتیق احمد بستوی صاحب رقم طراز ہیں"دعوتِ ولیمہ زن وشوہر کی پہلی ملاقات کے بعد کی جاتی ہے۔اس میں بے شمار مصلحتیں ہیں۔اس سے شائستہ طور پر نئے رشتے کی تشہیر ہوتی ہے۔عورت اور اس کے اہلِ خاندان کا اعزاز ہوتا ہے ایک قابل قدر نئی نعمت کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا ہوتا ہے"(۱۵)۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ نکاح کے دوسرے دن کیا ہے۔چنانچہ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے نکاح کا ذکر کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ"ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہی کیوں نہ ہو(۱۶)۔لہٰذا نکاح کے دوسرے یا تیسرے دن ولیمہ کرنا مناسب اور سنت ہے۔چاروں فقہی مسالک میں ولیمہ کا مستحب وقت عقد کے بعد ہے(۱۷)۔ولیمہ اپنی حیثیت کے مطابق کیا جاسکتا ہے۔قرض تکلف اسراف اور نمائش سے اجتناب ضروری ہے۔ولیمہ کی دعوت میں اقارب احباب اور دیگر لوگوں کو بلانے کی گنجائش ہے۔اپنی طاقت اور حیثیت سے بڑھ کر خرچ کرنا خلافِ شریعت ہے۔خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسراف اور غیر ضروری اخراجات سے اپنا دامن بچاتے ہوئے تکلّفات اور لوازمات سے بچتے ہوئے ولیمہ کی دعوت حیثیت کے مطابق کی جاسکتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر حضرت انسؓ سے فرمایا تھا کہ جاؤ فلاں فلاں کو دعوت ولیمہ میں بلالاؤ(۱۸)۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح جب حضرت فاطمہؓ سے ہوا تو ان کے ولیمہ میں صرف کھجور اور منقی پیش کیا گیا اور سادہ پانی پلایا گیا(۱۹)۔

دعوت ولیمہ کے تعلق سے ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ دُعِیَ اِلَی الْوَلِیْمَۃِ فَلْیَاْتِھَا"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اس میں ضرور شرکت کرے(۲۰)۔نیز فرمایا جو شخص دعوتِ ولیمہ بلا عذر قبول نہ کرے وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کیا(۲۱)۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ "بدترین کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں فقط مالدار لوگوں کو بلایا جائے اور غریبوں کو نظرانداز کردیا جائے"(۲۲)۔عموماً ایسا کیا جاتا ہے۔اس سے بچنا ضروری ہے ورنہ نکاح اور ولیمہ کی برکات وفیوضات سے محرومی یقینی ہے۔

مہر کی ادائیگی:

نکاح میں مہر کا ادا کرنا واجب ہے۔مہر عورت کا شرعی حق ہے۔مہر اس رقم کو کہا جاتا ہے جو مرد شادی کے پرمسرت موقع پر خوشی سے اپنی ہونے والی بیوی کو تحفہ کی شکل میں دیتا ہے۔مہر اسلام کے سوا کسی مذہب یا قوم میں نہیں ہے۔ارشاداتِ ربانی یوں ہیں"وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً"اور دے ڈالو عورتوں کو مہر ان کے خوشی سے(۲۳)۔

"وَآتُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ"بہتر طریقے سے ان کے مہر ادا کرو(۲۴)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مرد کو جو مہر زیادہ سے زیادہ مقرر کرتا ہے اور پھر اسے نہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے نہ صرف گناہ گار بتایا ہے بلکہ زانی قرار دیا ہے۔ارشاد نبوی ہے"اَیُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ اِمْرَأَۃً عَلٰی صَدَاقٍ وَلَا یُرِیْدُ اَنْ یُعْطِیَھَا فَھُوَ زَانٍ" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی عورت سے مہر کے بدلے نکاح کرتا ہے مگر وہ اسے ادا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے تو وہ زانی ہے(۲۵)۔امام نووی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہر کو نکاح کا جز لاینفک قرار دیا ہے اور اس کے بغیر ازدواجی تعلقات کو ناجائز بتایا ہے(۲۶)۔

مہر کی ادنیٰ رقم دس درہم یا اس کے بقدر قیمت ہے۔قیمت کا اعتبار عقد کے وقت کا ہوگا ادائیگی کے وقت کا نہیں(۲۷)اور مہر میں زیادہ سے زیادہ کی کوئی تعیین نہیں ہے۔شوہر کی حیثیت اور آمدنی پر انحصار ہے۔اگر زیادہ مہر باندھتا ہے تو اسے ادا کرنا ضروری ہے۔مہر کی فوری ادائیگی مناسب اور مستحب ہے یا کچھ مدت کے بعد کا بھی جواز ہے۔ان دونوں صورتوں کو اسلام کی اصطلاح میں اول الذکر کو مہر معجل کہا جاتا ہے اور آخر الذکر کو مہر مؤجل کہتے ہیں۔مہر کے تعلق سے مولانا محمد شہاب الدین ندوی علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں"مہر کے نام سے عورت کو جو تھوڑی بہت رقم ملتی ہے وہ اس کی خدمات کا پورا پورا صلہ تو نہیں ہوسکتی ہاں البتہ اس کی وحشت دور کرنے کی راہ میں ایک درجہ میں باعث اطمینان ہوسکتی ہے۔شریعت نے اگرچہ کم سے کم مہر کی کوئی مقدار مقرر نہیں کی ہے مگر زیادہ کی حد بھی مقرر نہیں کی ہے۔اس میں حکمت عملی یہ معلوم ہوتی ہے کہ مہر مرد کی مالی اور اقتصادی حالت کے مطابق ہو لہٰذا اگر کوئی صاحب حیثیت اپنی منکوحہ کو ہزاروں بلکہ لاکھوں روپئے بھی دے دے تو وہ جائز ہوگا قرآن میں ڈھیر سارا مال دینے کا تذکرہ بھی موجود ہے"(۲۸)۔

اس لئے مہر فاطمی بہت مناسب مہر ہے۔اس کی مقدار چارسو مثقال چاندی ہے یعنی ایک کیلو سات سو گرام چاندی جس کی قیمت لگ بھگ بارہ ہزار روپئے ہوتی ہے(۲۹)۔مہر نقد بھی ادا کیا جاسکتا ہے اور زیور کی شکل میں بھی دیا جاسکتا ہے(۳۰)۔بیوی کی مرضی اور خواہش پر ہے۔حضرت عمر□ کے ارشاد سے بھی مہر میں اعتدال و توازن کا نکتہ سامنے آتا ہے"اے لوگو!عورتوں کے بھاری بھاری مہر نہ باندھنا اس لیے کہ اگر دنیا میں یہ کوئی شرف وعزت کی چیز ہوتی اور اللہ کی نگاہ میں اچھا فعل ہوتا تو اس کے سب سے زیادہ حقدار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے لیکن مجھے نہیں معلوم کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ اوقیہ سے زیادہ پر کسی عورت سے نکاح کیا ہے یا اپنی لڑکیوں میں سے کسی لڑکی کا نکاح کیا ہے"(۳۱)۔

ایک اوقیہ کی مقدار دس تولہ چاندی کے برابر ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اُم حبیبہؓ کا مہر زیادہ باندھا تھا،اس لیے کہ ان کا مہر حبش کے بادشاہ نجاشی نے مقرر کردیا تھا(۳۲)۔لوگ خاندانی شرافت وعزت کی بنا پر جھوٹی شان دکھانے کی خاطر بھاری بھاری مہر مقرر کردیتے ہیں اور ادا کرنے پر قادر نہیں ہوتے ہیں اس لئے حضرت عمرؓ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ہاں اگر کوئی واقعی صاحب حیثیت ہے زیادہ سے زیادہ مہر ادا کرنے پر قدرت رکھتا ہے تو مضائقہ نہیں ہے۔

آج برِصغیر ہندوپاک اور بنگلہ دیش میں مسلم گھرانے لڑکیوں کے سلسلے میں جوڑے جہیز اور بہت ساری رسومات کی بنا پر پریشان ہیں تو اسلامی ممالک میں مسلم گھرانے لڑکیوں کے سلسلے میں زیادہ سے زیادہ مہر مقرر کرکے غیر ضروری پریشانیوں میں گھرے ہوئے ہیں خاص طور پر عرب ممالک میں جو جتنا زیادہ مہر باندھتا ہے اتنی جلدی نکاح کرسکتا ہے بسا اوقات نکاح کا انحصار مہر کے زیادہ مقرر ہونے پر ہے جس کی وجہ سے بہت سارے مرد شادی سے محروم ہیں۔

خواتین کی تربیت قرآن وحدیث کی روشنی میں

ڈاکٹر مسرت جمال

(قسط اول)

اللہ کا ہمیشہ بنی نوع انسان پر یہ احسان رہا کہ وہ اسکی ہدایت وراہنمائی کا انتظام کرتا رہا۔قرآن عظیم ان انتظامات کی کڑیوں مین سے ایک ایسی مضبوط؛ کڑی ہے جو رہتی دنیا تک لوگوں کو روشنی فراہم کرتا رہے گا۔قران شاہد ہے کہ:

ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی أقوم(۱)

قرآن کریم سچائیوں پر مبنی علوم کی ایک ایسی درس گاہ ہے جو تمام نسل آدم کو دُنیا میں امن وسکون اور ترقی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ آخرت کے دائمی نقصانات اور تکالیف سے بچنے اور محفوظ رہنے کے طریقے بھی بتاتی ہے یہ ہدایت ہے،نور مبین،حبل متین ہے جس نے اس کے سوا دوسری کتاب سے طلب کیا وہ حکم الٰہی سے گمراہ ہوا۔یہ احکام کی تربیت گاہ ہے جو اپنے سیکھنے والوں کی ایسی راہنمائی کرتی ہے کہ انہیں غلامی سے سرداری، دشمنی سے دوستی، تکبر سے عاجزی، جنگ سے امن، نفرت سے محبت، اندھیرے سے روشنی اور سب سے بڑھ کر عدم کو وجود عطا کرتی ہے۔

یہ کتاب ہمیں بتاتی ہے کہ نظامِ کائنات کو فاطرِ کائنات نے اس اصول پر بنایا ہے کہ اس کے تمام اجزاء وعناصر ایک دوسرے کے لئے محتاج اور محتاج الیہ بن گئے۔ان میں سے ہر ایک کسی پہلو سے ناقص اور کسی پہلو سے مستغنی ہے۔ہر ایک کسی اعتبار سے مطلوب اور کسی اعتبار سے طالب بھی ہے اور اپنی باہمی سازگاری اور تعاون سے یہ اپنے اپنے خلا کو بھرتے اور اپنے اپنے نقص کی تلافی کرتے ہیں۔ان میں سے کسی کو یہ دعویٰ کرنے کا حق نہیں ہے کہ اس نظامِ کائنات میں جو مقام اس کا ہے کسی دوسرے کا نہیں ہے یا جو مقصد اس کے ذریعے سے پورا ہو رہا ہے وہ کسی درجے میں اور کسی نوعیت سے اس مقصد سے ارفع ہے جو دوسرے کے ذریعے سے پورا ہو رہا ہے(۲)۔

ٹھیک اسی اصول پر عورت اور مرد، دونوں مساوی ہیں لیکن دونوں کے عمل اور حدود الگ الگ ہیں۔معاشرے کا حفظ وبقاء اسی میں مضمر ہے کہ دونوں کو یکساں عزت واحترام کا مستحق سمجھا جائے،دونوں کی ذمہ داریوں اور حقوق اپنے اپنے میدان میں مساوی سمجھے جائیں۔ان میں سے کسی ایک کی برتری کا احساس دوسرے کی کہتری کا سبب بن سکتا ہے جبکہ قرآن نے دونوں کے میادین کی تعیّن کردی ہے۔یہ ایک حقیقت ہے اور اس حقیقت میں مرد وعورت، دونوں میں سے کسی کے لئے بھی کوئی ہیٹے پن اور حقارت کا پہلو نہیں۔ان میں سے ہر ایک بعض کاموں کے لئے موزوں اور بعض کاموں کے لئے ناموزوں ہے۔

عادلانہ طرزِ تفکر جو کہ مذہبی ثقافت اور قرآنی تدبر سے عبارت ہے۔وہ عورت کی اصل اور جوہر وہی انسانی جوہر ثابت کرتا ہے جو مرد میں ہے۔اس لحاظ سے عورت انسانی معاشرے میں اپنے مختلف پہلوؤں کی بناء پر ایک اہم اکائی کی حیثیت رکھتی ہے۔اسلام نے ہمیشہ عورت کی قدر ومنزلت پر بھرپور توجہ دی۔اس کی بہترین تربیت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا۔

خواتین کو درپیش مشکلات کا حل،ان کی پس ماندگی کا خاتمہ اور انہیں ان کا حقیقی معاشرتی مقام ومرتبہ دوبارہ واپس لانے کا مسئلہ جتنا اہم ہے اس قدر وہ نہایت ہی گہرا اور نازک بھی ہے۔اس ضمن میں معمولی سی لاپرواہی یا اسے سادہ وآسان سمجھنا ایک ناقابل تلافی نقصان کا سبب بن سکتا ہے۔سچ تو یہ ہے کہ موجودہ انسانی معاشروں میں "عورتوں" کے بڑھتے ہوئے مسائل کی اصل وجہ ان کے بارے میں مذہبی ثقافت کے سانچے میں ڈھلے ہوئے صحیح اور حقیقی تفکر کا فقدان ہے اور ان مشکلات کا مشترک سبب ایک فکری بحران ہے،عورت کی شخصیت کی پہچان ایک شعور بھی ہے اور تفکر و معرفت کا ایک ذریعہ بھی۔قرآن وحدیث کی نظر میں عورت وہ افضل و برتر وجود ہے جو خود کو بھی اور پورے معاشرے کو بھی سعادت اور نیک نامی کے ساتھ ساتھ عظمت و نیک بختی کی راہ پر گامزن کرسکتی ہے۔قرآن کی نگاہ میں یہ عورت ہی ہے جو براہ راست اپنی موجودگی سے بیوی کے شایانِ شان کردار اور بچوں کی صحیح تربیت کے ذریعے انسانیت کے مستقبل کی سمت کے تعین میں سنگ میل ثابت ہوسکتی ہے(۳)۔

قرآن مجید نے عورت کو ذلت ورسوائی کی پستیوں سے نکال کر عزت واحترام کا وہ بلند مقام بخشا جو اس کی اصل اور فطرت کے عین مطابق ہے۔احکام دین کی بجا آوری میں اجر وثواب کے اعتبار سے مرد وعورت کی کوئی شرط نہ رکھی،کوئی حد یا میدان مقرر نہ کیا کیونکہ دونوں کے ساتھ کامیابی اور جنت کا وعدہ ہے۔ارشادِ خداوندی ہے: "وَمَنْ یَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ"(۴)۔پھر اسی مفہوم کو مختلف الفاظ کے ساتھ کئی آیات میں بیان کیا جیسے: "مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً"(۵)

"وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ یُرْزَقُوْنَ فِیْھَا بِغَیْرِ حِسَابٍ"(۶)

"وَعَدَ اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَمَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ"(۷)۔

اس کے علاوہ الرعد، الزخرف، الفتح، الحدید الاحزاب، محمد، البقرۃ، القصص، آل عمران میں اس کے لئے اجر وکامیابی کا وعدہ کیا ہے(۸)۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان کامیابیوں تک کیسے رسائی حاصل کی جائے؟ان کے حصول کا طریقۂ کار کیا ہو؟اس گتھی کو بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خود ہی سلجھا دیا۔ان مقامات تک پہنچنے کے تمام طریقے اور ان طریقوں کو اختیار کرنے کے تمام مراحل خود ہی متعین کردیئے۔اس کے لئے باقاعدہ تربیتی منہج مقرر کرکے اسے ایک مکمل اور جامع لائحہ عمل دے دیا اور اس لائحہ عمل کی تطبیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی صورت میں عطا کردی۔

قرآن عورت کی تربیت کس کس انداز سے کرتا ہے اور کہاں کہاں اس کے لئے راہیں متعین کرتا ہے اس کی وضاحت ملاحظہ ہو۔

تربیت: لغت میں تربیت ربّی یُرَبِّی تُرْبِیَّۃً وربیّت فلاناً تربیۃ مصدر ہے باب تفعیل سے، جس کے معنی"بچہ کی پرورش کرنا' پالنا' مہذب بنانا ہیں(۹)۔اور اصطلاح میں اس سے مراد انسان کے اندر کچھ خاص افکار وخیالات کا بیج بو دیا جائے، اور اس کے جذبات ومیلانات کو ایک خاص رخ عطا کیا جائے۔اس طور پر کہ کچھ مخصوص رجحانات کی آبیاری ہوسکے اور اس کے اخلاق وکردار ایک مخصوص سانچے میں ڈھل جائیں(۱۰)دور جاہلیت مین بدوی عورت کو خاص طور بر منتخب کیا جاتا تاکہ بچہ کی پرورش اسکی گود میں ہو(۱۱)۔

تربیت دراصل دعوت کی تیاری ہے کیونکہ قرآن اس دعوت کا داعی اور اس تربیت کا مربی ہے۔لہٰذا وہ اپنی تربیت کا سب سے عظیم نمونہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں عطا کرتا ہے۔جن کو نہ صرف قرآن"اسوۂ حسنہ" گردانتا ہے بلکہ تمام عالم اس حقیقت کا معترف ہے کہ قرآن کی تربیت سے پرورش پانے والی یہ ہستی قیامت تک کیلئے تمام لوگوں کے لئے ایک بہترین اخلاقی نمونہ ہے۔